ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

نگرانِ اعلیٰ
مفتی محمود

ہم ایسا کوئی کام نہیں کریں گے جو قومی اتحاد کو مفلوج کر دے

پروفیسر غفور استقبالیہ میں

حضرت درخواستی مدظلہ کا طلباء کے تربیتی اجتماع سے خطاب

نوکر شاہی کی نامزد کردہ محلہ وار کمیٹیاں قابلِ قبول نہیں ہوں گی

صوبائی مجلس عمومی کی رپورٹ

کیا علماء واقعی قصور وار ہیں

ایک تجزیہ

چودھری محمد سلیم

۲۳ ربیع الاول ۹۸ھ ۳ مارچ ۱۹۷۸ء

قیمت ایک روپیہ

اک آئینہ ہے بات مری تیرے واسطے

کیسے تجھے سکھاؤں سلیقہ حجاب کا — تیری نظر میں اور ہے مقصد شباب کا

پھرتا ہُوں در بدر میں جنوں کی تلاش میں — ہر باب پڑھ چُکا ہُوں خرد کی کتاب کا

ہرگز گلہ نہیں ترے افکار سے مجھے — سارا فتور ہے یہ فرنگی نصاب کا

کیسے کرے تمیز حرام و حلال کی — قائل نہیں رہا جو گناہ و ثواب کا

جا کر چمن میں سیکھیے اُسلوبِ زندگی — کانٹے بھی ساتھ رکھتا ہے بُوٹا گلاب کا

عُریانیٔ بدن تری عظمت پہ داغ ہے — تُو دھر میں امین تھا حیا کے نصاب کا

کر غور کس طرح تجھے رُسوائیاں ملیں — کیونکر حدف بنا تُو جہانِ خراب کا

آنکھوں کے سامنے ہیں بھیانک حقیقتیں — جو دیکھتا ہُوں کاش یہ منظر ہو خواب کا

دشمن کی بے کسی بھی نہ دیکھی گئی قدیرؔ
دل میں خیال آگیا روزِ حساب کا

قدیر شیدائی

اداریہ



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۹
جمعۃ المبارک ۲۳ ربیع الاول ۳ مارچ ۱۹۷۸ء

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ ۴۵ — روپے
ششماہی ۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۵۰/۱۱ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

غنڈہ عناصر اور بددیانت افسروں کی ملی بھگت

جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم نے ایک مطالبہ بیان میں فرمایا ہے کہ ماضی میں غنڈہ گردی کی سرکاری طور پر سرپرستی کرنے والے عناصر اب بھی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ملک میں انارکی پھیلانے میں مصروف ہیں اور انتظامیہ کے جن افسران نے بھٹو حکومت کے دور میں پی پی پی کے کارکنوں کے ساتھ مل کر لوٹ کھسوٹ کی تھی وہ بھی عبوری حکومت کو ناکام بنانے کی اس سازش میں شریک ہیں۔ حضرت الامیر مدظلہ

حضرت الامیر مدظلہ نے ملک میں قانون شکنی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پس پردہ عوامل کا جو تجزیہ کیا ہے اس کی بنیاد ان واقعات اور مشاہدات پر ہے جو ہر ذی شعور شہری کو اس صورت حال پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کے لیے مجبور کر رہے ہیں۔

اس بات میں شک و شبہ کی اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی کہ بھٹو حکومت نے اپنے چھ سالہ دور میں نہ صرف قومی اداروں کو منظم طریقہ سے تباہ کیا، بلکہ ملک میں غنڈہ گردی اور لاقانونیت کی پورے وسائل کے ساتھ سرپرستی و پشت پناہی کی، ملک بھر میں غنڈہ عناصر نے پیپلز پارٹی کے پرچم کے سائے میں لوٹ مار قتل و غارت اور دہشت گردی کا جو بازار گرم کیے رکھا اس کے تصور سے بھی شرافت پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور سیدھی سی بات ہے کہ یہ نوکر شاہی کی حمایت اور ملی بھگت سے ہوا کہ انتظامیہ اور پولیس اگر لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت کی بیخ کنی کا تہیہ کر لے تو کوئی غنڈہ گھر سے باہر نکلنے کی بھی ہمت نہیں کر سکتا۔ پھر پولیس اور انتظامیہ نے صرف اس ہمہ گیر غنڈہ گردی کی پشت پناہی نہیں کی بلکہ خود انتظامیہ کے بیشتر افسران اور اہلکار بھی اس میں برابر کے شریک رہے ہیں۔!

انتظامیہ میں اچھے افسران کی تعداد بھی کم نہیں، مگر مجبوری ماحول کے سامنے سپر انداز ہوئے بغیر ان کے لیے کوئی چارہ کار نہیں تھا اور جس نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کیا اسے گھر بھیج دیا گیا، مگر ہم ان افسران اور اہلکاروں کی بات کر رہے ہیں جنہوں نے بھٹو حکومت کے دور میں بھٹو کے کارندوں کے ساتھ مل کر لوٹ کھسوٹ کے اس رجحان کو باقاعدہ "کاروبار" کی شکل دی اور غریب عوام کا خون چوسنے میں غنڈہ عناصر کے ساتھ برابر کے شریک رہے یہ افسران آج بھی موجود ہیں اور وہ غنڈہ عناصر بھی موجود و متحرک ہیں جن کا مفاد اب بھی اس میں ہے کہ ملک میں بھٹو حکومت کے دور والی فضا قائم رہے اور عبوری حکومت امن و قانون اور انسانیت و شرافت کی بالادستی قائم کرنے کے لیے جو جدوجہد کر رہی ہے وہ کامیابی سے ہمکنار نہ ہو تاکہ ان کے "کاروبار" پر کوئی منفی اثر نہ پڑے اور وہ حسب معمول اپنی کارروائیاں جاری رکھ سکیں۔ اس مقصد میں انتظامیہ کے بدعنوان افسران اور اہلکاروں کی ہمدردیاں اور تعاون انہیں حاصل ہے کہ مشترکہ مفاد کا تقاضا یہی ہے اور اسی "ملی بھگت" کے نتیجے میں آج ملک کا ہر شہری جان مال اور آبرو کے تحفظ میں بے چینی کا شکار ہو چکا ہے۔ اغوا، ڈکیتی اور قتل و عصمت دری کی وارداتیں معمول بنتی جا رہی ہیں اور انتظامیہ معمول کے مطابق رسمی کارروائیاں کر کے مسائل کو فائیلوں کے انبار میں چھپانے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہے۔

اس صورت حال میں حضرت الامیر مدظلہ کا مذکورہ بالا انتباہ "وقت کی آواز" ہے اور ہم عبوری

پرنٹر پبلشر ... پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

حکومت سے گذارش کریں گے کہ وقت کی اس آواز کو "ان سنی" کر دینے کی بجائے مسئلہ کے تمام پہلو کا بھرپور جائزہ لیا جائے کیونکہ جب تک غنڈہ عناصر اور انتظامیہ کے بددیانت افسران کی "ملی بھگت" پر کاری ضرب نہیں لگائی جاتی اصلاح احوال کے لئے نہ تو کوئی ریگولیشن اور آرڈیننس کارگر ہو سکتا ہے اور نہ ہی وعظ و نصیحت اور تخویف وانتباہ سے کسی مثبت نتیجہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تشویشناک خبر

کراچی کے بعض اخبارات نے حال ہی میں یہ خبر شائع کی ہے کہ سعودی حکومت مسجد نبوی ؐ کی توسیع کے سلسلہ میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کو معاذ اللہ مسمار کرنے یا دوسری جگہ منتقل کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہے اور بعض عرب دانشوروں نے اس کا یہ جواز پیش کیا ہے کہ خود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے گریز اور پرانی قبروں کو مسمار کر دینے کی ہدایت فرمائی تھی۔

خبر کی اشاعت کے باوجود اس کی واقعیت پر یقین کرنے کو ابھی تک دل نہیں چاہ رہا کہ سعودی حکومت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسلامیان عالم کے دلی جذبات و احساسات اور والہانہ عقیدت و محبت سے بے خبر نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس سے کسی ایسے اقدام کی توقع کی جا سکتی جو ملت اسلامیہ کے جذبات کے منافی ہو تاہم حکومت پاکستان کو اس خبر کی طرف توجہ کرتے ہوئے اس سلسلہ میں عظیم برادر ملک سعودی عرب کی حکومت کے ساتھ رابطہ قائم کرنا چاہیئے تاکہ اس خبر کے پس منظر کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ سعودی حکومت کو اسلامیان پاکستان کے جذبات بھی آگاہ کیا جا سکے۔

پی پی ورکرز میں اسلحہ کی تقسیم

بعض اخباری اطلاعات کے مطابق خانپور ریلوے اسٹیشن پر گذشتہ دنوں کچھ لوگ ناجائز اسلحہ لے جاتے ہوئے پکڑے گئے ہیں جو مبینہ طور پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں میں تقسیم کے لئے لے جایا جا رہا تھا۔

یہ اسلحہ کہاں سے آیا اور کہاں لے جایا جا رہا تھا اس کی انکوائری ہو رہی ہے اور توقع ہے کہ بہت جلد صحیح صورت حال سامنے آ جائے گی مگر اس ضمن میں صرف ایک واقعہ کو تحقیقات کا موضوع بنانے کی بجائے ضرورت اس امر کی ہے کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں میں بھٹو حکومت کے دور میں وسیع پیمانے پر جو اسلحہ تقسیم ہوا تھا اس کی بازیابی کے لئے کوئی موثر قدم اٹھایا جائے یہ بات ریکارڈ پر آ چکی ہے کہ ایف ایس ایف کے لئے مہیا کردہ اسلحہ بھٹو حکومت نے حکمران پارٹی میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا تھا جس کی نمائش انہوں نے پاکستان قومی اتحاد کی تحریک کے دوران شہریوں کے پرامن جلوسوں کو متعدد بار گولیوں کا نشانہ بنا کر کی اور مذکورہ بالا خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلحہ اب بھی انہی کے پاس موجود اور متحرک ہے۔

اس لئے ہم حکومت سے گذارش کریں گے کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو ناجائز طور پر فراہم کئے ہوئے اسلحہ کی بلا تاخیر چھان بین کر کے وہ اسلحہ واپس لیا جائے تاکہ یہ اسلحہ پیپلز پارٹی کے احتساب کا شکار ہونے والے لیڈروں کی بوکھلاہٹ کا ذریعہ اظہار نہ بن سکے۔

گھوڑ دوڑ کا آغاز

غیر مسلموں کے لئے اجازت کے نام پر شراب کی دکانیں کھلنے کے بعد اب گھوڑ دوڑ کا بھی باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے، اور اس کے لئے جواز یہ پیش کیا گیا ہے کہ شرط لگائے بغیر گھوڑے دوڑانا جوا نہیں ہے۔ یہ فیصلہ عدالت عالیہ نے کیا ہے۔ ہمیں اس کی فقہی و قانونی حیثیت میں کوئی کلام نہیں اور یہ بات بالکل درست ہے کہ اگر گھوڑے دوڑانے والے اس دوڑ پر شرط نہ لگائیں تو اسے جوا قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ گھوڑے دوڑانے والوں کی بجائے دوڑ دیکھنے والے تماشائی اگر آپس میں شرط لگائیں جیسا کہ عملاً ہوتا ہے اور دوڑ دیکھنے والے ہزاروں تماشائی شرطیں لگاتے ہیں تو اس صورت میں بھی اسے "جوا" قرار نہ دینے کی منطق درست ہے؟

ہم بڑے ادب کے ساتھ یہ گذارش کریں گے کہ جس طرح غیر مسلموں کے نام پر شراب کی دکانیں کھول کر مسلمانوں کے لئے بھی چور دروازہ کھول دیا گیا ہے اسی طرح گھوڑ دوڑ میں صرف دو فریقوں کو شرط نہ لگانے کا پابند کر کے باقی ہزاروں تماشائیوں کے لئے شرطیں لگانے اور جوا کھیلنے کی گنجائش پیدا کر دی گئی ہے۔

اس لئے حکومت کو اپنی اس پالیسی پر نظر ثانی کر کے شراب اور جوئے کے ان چور دروازوں کو فوراً بند کرنا چاہیئے تاکہ وہ اسلامی قوانین و نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں دو عملی کا شکار نہ ہونے پائے۔

قارئین کے لئے ضروری ہدایات

۱۔ دفتر سے رجوع کرتے وقت چندہ کی روانگی یا دی پی پی کی تاریخ لکھنا نہ بھولیں۔
۲۔ خط و کتابت اور چندہ منی آرڈر کرتے وقت پتہ مکمل اور صاف صاف لکھیں۔ ڈاکخانہ و ضلع لکھیں۔ ۳۔ پرانے خریدار اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں جو بہت ضروری ہے اسکے بغیر کارروائی ہونا مشکل ہے۔ ۴۔ رسالے کے نہ ملنے کی صرف جائز شکایات اسی ہفتہ عشرہ میں کریں تاکہ رسالہ دوبارہ ارسال کیا جا سکے۔
۵۔ جو رسالہ دی پی پی کے ساتھ ہوتا ہے مدت خریداری اس رسالہ سے تصور نہیں کی جائیگی بلکہ جس تاریخ کو چندہ وصول ہوگا اسی تاریخ سے مدت خریداری شمار کی جائیگی۔ ۶۔ چٹ پر سرخ نشان چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔

سلیم قریشی

مکتوب ملتان

شیخ محمد یعقوب

آؤ اس ماہِ مبارک میں نظامِ مصطفٰےؐ کا عہد تازہ کریں

ہمارے قائد مفتی محمود نے وزارتِ اعلیٰ پر لات ماردی

دیوبند کا فرزند جلیل اتحاد کا پہلا صدر بنا : قاری نور الحق قریشی

ہم ایسا کوئی مطالبہ نہیں مانیں گے جو قومی اتحاد کو مفلوج کردے : پروفیسر غفور احمد

دینی جماعتوں نے اختلافات ختم نہ کئے تو اسلامی نظام کامیاب نہ ہوسکے گا : میاں محمد طفیل

ملتان کے لیل و نہار میں جماعت اسلامی کے پروگرام کا ذکر تھا۔ بلاشبہ یہ پروگرام ملتان کی تمام تقریبات سے بڑا اور وسیع انتظامات کا حامل تھا مگر بد انتظامی کے لحاظ سے بھی یہ شاہکار تھا۔ امیر جماعت اسلامی شیخ عبدالمالک اس بدمزگی سے خاصے پریشان دکھائی دیتے تھے مگر بے چارے بے بس تھے۔

بہرحال پروفیسر غفور احمد نے ملک میں بڑھتے ہوئے جرائم اور مہنگائی کو پیپلز پارٹی کے عہد اقتدار کی رشوت خور نوکر شاہی۔ ڈپو ہولڈروں اور ظالم زمینداروں کی ملی بھگت قرار دیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سابقہ حکومت کے بدعنوان ڈھانچے کو فی الفور بدلا جائے۔ مقامِ حیرت ہے کہ فوجی حکومت اسی ڈھانچے سے کام لے رہی ہے جو سابقہ حکومت نے اپنے مذموم مقاصد کو پروان چڑھانے کے لئے قائم کیا تھا۔

مقتدر عالم دین :

پروفیسر صاحب نے بھٹو شاہی کے دور میں جو مظالم ہوئے ان کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا۔ ڈاکٹر نذیر احمد اور مولانا شمس الدین کی شہادت۔ ملک سلیمان۔ جے رحیم اور قصوری سے برتاؤ اسمبلیوں میں ارکان پر شدید دباؤ۔ دھمکیوں اور دوسری طرف پرمٹ۔ لائسنس اور طرح طرح کے لالچ اور مراعات

کی موجودگی میں بتایا کہ خود پیپلز پارٹی کے اکثر ارکان ہمارے سامنے معذرت کرتے اور تسلیم کرتے کہ ہم کمزور ہیں کچھ کر نہیں سکتے آپ کے لئے جو جد وجہد کرتے ہیں ہم دل سے ممنون ہیں۔ پروفیسر صاحب نے بتایا کہ پارلیمنٹ کی اس قدر توہین ہوئی کہ مقتدر عالم دین مفتی محمود سمیت سڑک پر پھنکوا دیا گیا۔

قومی امانت :

پروفیسر صاحب نے قومی اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان قومی اتحاد ایک امانت ہے اس میں کسی قسم کی خیانت برداشت نہیں کی جائے گی۔ ہم مولانا شاہ احمد نورانی کا ہر مطالبہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ استعفٰی دینے کے لئے آمادہ ہیں مگر ہم ایسا کوئی مطالبہ نہیں مانیں گے جو قومی اتحاد کو مفلوج کر دے، آگے بڑھنے سے روک دے۔

انہوں نے کہا کہ اصغر خان نے کسی معقول وجہ کے بغیر علیحدگی اختیار کرلی ہے۔ وہ اتحاد کے رہنماؤں کے خلاف الزام تراشیوں سے گریز کریں۔ انہیں حق ہے کہ اپنی پارٹی کا پروگرام عوام کے سامنے پیش کریں مگر قومی اتحاد پر کیچڑ نہ اچھالیں۔

قومی اتحاد کے عہدیدار :

جماعت اسلامی کے امیر میاں محمد طفیل نے کہا کہ اتحاد کے لئے سب کچھ قربان کردیں گے مگر یہ حقیقت ہے کہ اتحاد کے موجودہ عہدہ دار آٹھوں جماعتوں نے اتفاق رائے سے منتخب کئے ہیں۔ اتحاد کو باقی رکھنے کی سب سے بڑی ذمہ داری دینی جماعتوں پر عائد ہوتی ہے اگر انہوں نے اختلافات ختم نہ کئے تو اسلامی نظام کامیاب نہیں ہوگا۔

صوبائی شعبہ تبلیغ :

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے شعبہ تبلیغ نے فیصلہ کیا تھا کہ ہر ضلع میں سیرۃ کانفرنسوں کا اہتمام کیا جائے۔ ضلع ملتان کی کانفرنس خانیوال میں ہوئی جس کی مفصل رپورٹ ترجمان اسلام میں شائع ہوچکی ہے۔

دارالحدیث مدرسہ قاسم العلوم میں ملتان شہر کی جمعیۃ کے زیر اہتمام سیرۃ کانفرنس ہوئی۔ صدارت ضلع کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالقادر قاسمی نے فرمائی۔

قاری نورالحق نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نظام مصطفٰےؐ کے لئے تکالیف برداشت کیں زخمی ہوئے۔ طائف کے بازار میں اس قدر خون بہا کہ نعلین مبارک خون سے بھر گئی۔

ہم پاکستان میں نظام مصطفٰےؐ کا پرچم سربلند

باقی ص [illegible] پر

ابو عمار زاہد الراشدی

اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹیں

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے راولپنڈی میں قومی سیرت کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"حکومت اسلامی نظام کی ترویج کے ضمن میں ذمہ داریوں سے بحسن و خوبی عہدہ برآ ہوگی اور اس راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے والوں کے خلاف سختی سے نمٹا جائے گا"

(نوائے وقت لاہور ۲۲ فروری)

جنرل موصوف کا یہ عزم انتہائی مبارک اور خوش آئند ہے اور ہر نیک دل پاکستانی اس کا خیر مقدم کرے گا مگر ہم اس سلسلہ میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو توجہ دلانا ضروری خیال کرتے ہیں کہ جناب اپنے گرد و پیش اور زیر کمان اس انتظامیہ پر بھی ایک نگاہ ڈال لیں جس کے آپ سربراہ ہیں اور جو ملک میں کسی بھی قسم کی اصلاحات کو کامیاب یا ناکام بنانے میں مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔

ہمارے خیال میں سول انتظامیہ کا رویہ اور کارکردگی اپنے سربراہ اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے عزائم اور خیالات سے ہم آہنگ نہیں ہے اور اسلامی نظام کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی ہے کیونکہ جب تک انتظامیہ اپنے سربراہ کے عزائم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سابقہ روش اور طریقہ کار سے ہٹ کر انقلابی اور مشنری جذبہ سے کام نہیں کرے گی اس وقت تک اسلامی نظام کے نفاذ کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے گذارش کریں گے کہ دوسری رکاوٹوں کو دور کرنے اور رکاوٹیں پیدا کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنے کے ساتھ اس سب سے بڑی اور موثر رکاوٹ پر بھی نظر رکھیں اور اگر وہ اپنے نیک اور مبارک عزائم کو واقعی دائرہ عمل میں لانا چاہتے ہیں تو اصلاحات کے نفاذ کو کامیاب یا ناکام بنانے والی قوت کو بھی اپنے عزائم کے ساتھ ہم آہنگ کریں تاکہ وہ اس نیک مقصد میں عملاً کامیاب ہو سکیں۔

کراچی کا فساد:

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مقدس دن کراچی میں جو کچھ ہوا وہ انتہائی افسوسناک ہے اور ہر شہری ان افراد کے غم میں رنجیدہ ہے جو شر پسند عناصر کی غنڈہ گردی کا شکار ہو گئے۔

تا دمِ تحریر سامنے آنے والی تفصیلات کے مطابق اسے فرقہ وارانہ فساد کا نام دیا گیا ہے مگر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود کا یہ ارشاد بالکل بجا ہے کہ حالیہ تحریک اور انتخابی مہم میں مختلف مکاتب فکر کی طرف باہم اتحاد و اتفاق اور اعتماد و رواداری کا جو مثالی مظاہرہ دیکھنے میں آیا ہے اس کے پیش نظر کسی اشتعال کے بغیر فرقہ وارانہ فساد کی بات کچھ قرین قیاس معلوم نہیں ہوتی اور یہ یقیناً قومی وحدت اور مختلف مکاتب فکر کے اتحاد کو سبوتاژ کرنے کی کسی بیرونی سازش کی ایک کڑی ہے۔

مارشل لاء انتظامیہ نے کیس کی عدالتی تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے، اس لئے ہم اس موقع پر اس سے کچھ گذارش کرنے کی پوزیشن میں نہیں تاہم حکومت سے یہ ضرور گذارش کریں گے کہ جو لوگ ملک میں بدامنی اور لاقانونیت کو ہوا دینے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں ان کی سرگرمیوں کو نظر انداز کرنا مناسب بات نہ ہوگی اور اب تک کی کارروائیوں کے بعد ان لوگوں کو کسی مزید واردات کا موقع نہیں ملنا چاہیئے کہ حکومت کی یہی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن:

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا ہے کہ "ریڈیو اور ٹی وی سے شر پسندوں کو چن چن کر نکال دیا جائیگا"۔

(نوائے وقت ۲۲ فروری ۷۸ء)

جنرل موصوف کے اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہیں گے کہ "شر پسندی" کی حدود کا تعین حقیقت پسندی کی بنیاد پر ہونا چاہیئے کیونکہ شر پسندی کا تعلق صرف انتظامی مسائل سے نہیں بلکہ قومی ذرائع ابلاغ ہونے کی نسبت سے نظریاتی و اخلاقی پہلو بھی اس کے ضمن میں آتے ہیں اور اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والی مملکت میں قومی دولت سے چلنے والے ان دو قومی نشریاتی اداروں نے ملک میں فحاشی، عریانی، اخلاقی بے راہروی جنسی و رومانی ہیجان اور نظریاتی غیر یقینی کو ابھارنے میں اتنا ہمہ گیر کردار ادا کیا ہے کہ کوئی دشمن بھی کسی قوم کو اخلاقی و نظریاتی طور پر تباہ کرنے کی مہم اتنی تیزی سے نہیں چلاتا اس لئے جنرل موصوف ریڈیو اور ٹی وی کو "شر پسندوں" سے نجات دلاتے کے ساتھ ساتھ "شر پسندی" سے بھی بچانے کی سعی فرمائیں تاکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے یہ دو قومی نشریاتی ادارے قوم کی نظریاتی، اخلاقی و معاشرتی اصلاح کے لئے مؤثر کردار ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

رامے صاحب کی نئی تجویز:

مسلم لیگ کے چیف آرگنائزر جناب محمد حنیف رامے نے بزعم خویش ملک کے مسائل کا یہ حل پیش کیا ہے کہ "کہ تمام سیاسی جماعتوں پر پابندی لگا کر غیر جماعتی پارلیمانی نظام رائج کیا جائے"۔ اس بات سے قطع نظر کہ یہ تجویز پیش کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے اور اس کا واقعاتی پس منظر کیا ہے؟ ہم جناب رامے

سے یہ عرض کریں گے کہ جناب اس ملک میں طویل نظریاتی و عملی پس منظر رکھنے والی سیاسی جماعتوں کی موجودگی میں آپ معاشرہ سے ان جماعتوں کو کس طرح بے دخل کر سکیں گے کیونکہ ہم عملاً یہ تجربہ کر چکے ہیں کہ سابق صدر محمد ایوب خان نے قومی اسمبلی کے انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر کرائے مگر پہلے سیشن میں ہی غیر جماعتی بنیادوں پر منتخب ہو کر آنے والے ارکان اپنے افکار و خیالات کے مطابق جماعتوں میں بٹ گئے اور صدر محمد ایوب خان کو سیاسی جماعتیں بحال کرنا پڑیں۔

یہ درست ہے کہ ملک میں سیاسی مسافروں کی کمی نہیں اور ہوا کا رخ بدلتے دیکھ کر جماعتیں تبدیل کرنے والے عناصر ابھی تک سیاست میں سرگرم ہیں لیکن ملک میں ایسی جماعتیں بھی غیر مؤثر نہیں ہیں جنہیں نظریات اور پروگرام کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے اور غیر جماعتی نظام کی بنیاد پر انتخابات کے باوجود ان نظریاتی جماعتوں کو جماعتی کردار ادا کرنے سے محروم کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی اس لئے رائے صاحب سے بصد ادب گذارش ہے کہ وہ قومی سیاست کو بے مقصد بحثوں میں الجھانے سے گریز کریں کہ سیاست میں نمایاں ہونے کی یہ راہ نہ تو ہموار ہے اور نہ شارٹ کٹ۔

پاور لومز کی صنعت:

بعض اطلاعات کے مطابق ملک میں برقی کھڈیوں کی صنعت اس وقت شدید بحران کا شکار ہے اور اس سے وابستہ ہزاروں مالکان اور لاکھوں مزدور پریشان ہیں کیونکہ برقی کھڈیوں کی مصنوعات کی معقول کھپت نہ ہونے کے باعث بیشتر کھڈیاں بند پڑی ہیں اور اس صنعت سے متعلق حضرات نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ برقی کھڈیوں کے تیار کردہ کپڑے کی کھپت کے لئے بیرون ملک مناسب منڈیاں تلاش کی جائیں۔

اس مطالبہ کی تائید کے ساتھ ہم مسئلہ کے اس پہلو کو بھی سامنے لانا چاہتے ہیں کہ ملک میں کچھ عرصے سے غیر ملکی کپڑے اور مصنوعات کے استعمال کا جو دبائی رجحان پیدا ہوا ہے وہ بھی ملکی صنعت کے عدم استحکام کا ایک اہم سبب ہے اور قومی مفاد کا تقاضہ ہے کہ قوم میں سادگی، کفایت شعاری اور ملکی مصنوعات کو ترجیح کے جذبات کو ابھارا جائے اور قومی سطح پر ایک منظم اور ہمہ گیر تحریک چلائی جائے تاکہ ملکی صنعت کے استحکام کے ساتھ ساتھ زائد مصارف اور محض فیشن پر ختم ہونے والی دولت برباد ہونے کی بجائے کسی مفید قومی مقصد پر خرچ ہو سکے کیونکہ ہم اس وقت اقتصادی طور پر جن حالات سے گذر رہے ہیں ملک فیشن پرستی کی عیاشی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

بقیہ: مکتوب ملتان

رکھیں گے۔ اس کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا۔ نظام مصطفےٰ انشاء اللہ نافذ ہوگا۔

جو لوگ الگ الگ ڈفلی بجانے کی سوچ رہے ہیں ان کو بتایا جائیگا کہ شہداء کا خون نظام مصطفےٰ کی شہادت دے رہا ہے۔ ہم شہیدوں کے خون سے غداری نہیں کرنے دیں گے۔

دیوبند کا فرزند جلیل:

ہمیں فخر ہے کہ دیوبند کا ایک فرزند جلیل پاکستان قومی اتحاد کا پہلا صدر بنا اور اس کی قیادت میں ظلم کی رات ختم ہوئی۔ صبح امید طلوع ہو چکی ہے۔ آؤ اس ماہ مبارک میں نظام مصطفےٰ کا عہد تازہ کریں جب تک خلافت راشدہ کا نظام فاروقی نظام ملک میں نافذ نہیں ہوتا ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔

پاکستان قومی اتحاد کی صدارت کا عہدہ کوئی نفع بخش عہدہ نہیں۔ ہمارے قائد مولانا مفتی محمود نے وزارت اعلےٰ کے نفع بخش عہدہ پر لات ماردی۔ ہم نے پہلے بھی قربانیاں دی ہیں اب بھی ہر قسم کی قربانی دیں گے۔

پاکستان کی اساس:

مولانا غلام مصطفےٰ بہاولپوری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک کی اساس مذہب ہے۔ مذہب کی حفاظت کی جائے تاکہ ملک باقی رہے۔

علماء کی قیادت ضروری ہے مذہب میں بھی۔ سیاست میں بھی۔ اسلام کا مرکز مسجد ہے۔ سب سے پہلا مرکز مسجد نبوی تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مذہب بھی سکھایا اور سیاست بھی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ نے درس لیا۔ یہ حضور صلعم کے قدموں کا صدقہ ہے کہ اسلام میں فاروق اعظمؓ جیسا سیاستدان پیدا ہوا۔

ہم نے سیرۃ کو محدود سا مضمون بنا لیا ہے۔ سیرۃ طیبہ کو اپنایا جائے تو ہمارے تمام مصائب حل ہو جائیں۔

روٹی کپڑا۔ مکان:

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ہر سال سیرۃ پروگرام بناتی ہے۔ سابق ظالم حکومت نے بھی سیرۃ کانفرنس کا اہتمام کیا تھا۔ انہوں نے سیرۃ سنائی اپنائی نہیں۔

اس لئے نہ کسان کا مسئلہ حل ہوا اور نہ مزدور کا اور نہ روٹی۔ کپڑا اور مکان بلکہ مسائل اور الجھے ہیں۔

اگر سیرۃ پاک پر عمل کیا جاتا تو لوگوں کے مسائل بھی حل ہو جاتے اور ملک کو استحکام و ترقی بھی نصیب ہوتی۔ محسن انسانیت محسن کائنات کا دن ضرور مناؤ مگر جب تک اپناؤ گے نہیں حضور صلعم کے نظام پر عمل نہیں کرو گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پروگرام کو نصب العین نہیں بناؤ گے مسائل حل نہیں ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ اسلامی اصطلاحات کی بھی حفاظت کی جائے۔ کسی شخص کو خاص اصطلاحات کو استعمال کرنے کا حق نہیں۔ قادیانی غلط طور پر اسلامی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں ان کو روکا جائے۔ میں حکومت سے مندرجہ ذیل مطالبات کرتا ہوں:۔

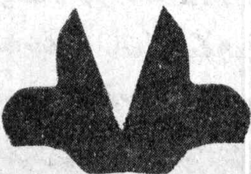
۱۔ قادیانیوں نے متوازی حکومت بنا رکھی ہے اسے ختم کیا جائے۔

۲۔ قادیانی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے۔

۳۔ قادیانی لٹریچر کو ضبط کیا جائے اور اس کی تقسیم پر پابندی لگائی جائے۔

۴۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جو قرارداد پارلیمنٹ نے پاس کی تھی اس پر عمل کیا جائے۔

۵۔ ربوہ کا نام بدلا جائے۔



کیا آئین ساز ادارہ کی نمائندگی کے لیے ہم نے کوئی معیار قائم کیا ہے

از قلم قاری محمد ادریس ہوشیارپوری
ملتان شہر



ملک میں اس وقت سیاسی تعطل ہے اور گہما گہمی کی جگہ ایک جمود طاری ہے۔ عبوری حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی جلد ملک میں جمہوریت کی بحالی کا وعدہ کیا تھا، لیکن بقول اس کے اگر فوری انتخابات ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو کرا دیے جاتے تو عوام کے صحیح نمائندے اسمبلی میں نہ پہونچ سکتے اور ملک کسی اور بحران کی گرفت میں آجاتا، اس لیے احتساب کا عمل شروع کیا گیا تاکہ صحیح لوگ آگے آکر قوم کی رہنمائی کریں۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ پاکستانی قوم کا مزاج اب جمہوریت کی طرف بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے اور وہ اس حقیقت سے بہت اچھی طرح شناسائی حاصل کر چکی ہے کہ ووٹ کس قوۃ کا نام ہے اور اس کا اثر قومی مستقبل پر کس قدر گہرا ہوتا ہے اور یہ کہ یہی ووٹ کی پرچی ہے جو ہماری ملکی تقدیر کے لیے پلٹ رفبت ثابت ہوگی

مارچ ۱۹۷۷ء کا انتخاب اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ پاکستانی قوم نے اس میں گہری دل چسپی سے حق خود ارادیت کو استعمال کیا اور ووٹ کے ذریعہ اقتدار کو بدلنا چاہا، الیکشن میں نظریات کا ٹکراو ہو تو ووٹر کی زیادہ توجہ کا مستحق ہوتا ہے۔ چنانچہ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا الیکشن ہے جس میں قوم نے بہت زیادہ دل چسپی اور گرمجوشی سے حصہ لیا اور سابقہ انتخابات کی نسبت ووٹ بہت زیادہ تعداد میں استعمال کیا گیا یہ ایک الگ بات ہے کہ اس کے نتائج بھٹو حکومت نے دھاندلی کر کے ماننے سے انکار کر دیا جس کا خمیازہ اس کو بھگتنا پڑا۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو ہونے والا الیکشن اس لیے ملتوی کر دیا گیا تھا کہ اس الیکشن میں ایسے لوگ بھی امیدوار ہیں جنہوں نے گذشتہ برس ہا برس سے قوم کے حقوق کو پامال کیا، ملکی دولت کو بے دریغ لوٹا، اقتصادی حالت تباہ کر دی اور ملکی خزانوں کو ذاتی جاگیر سمجھ کر مخصوص طبقہ نے عیاشیاں کیں اور قوم کو محروم رکھا گیا۔ اس لیے ایسے افراد کا محاسبہ کر کے ان کو نااہل قرار دے دیا جائے گا۔ اور وہ الیکشن میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔ محاسبہ ایک اچھا عمل ہے، مگر ہمارے لیے یہ بات کوئی عزت افزائی کا باعث نہیں کہ ہم قومی اسمبلی کے نمائندگان کا احتساب کر رہے ہیں، حالانکہ مناسب یہ ہے کہ ہم ایسے لوگ منتخب کر کے بھیجتے جن میں وطن اور قوم سے محبت ہوتی اور وہ ذاتی اغراض کی خاطر ملک کو ان کی بھینٹ نہ چڑھاتے

محاسبہ کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے کہ ہمارے ملک میں جتنے محکمے ہیں سرکاری غیر سرکاری ان سب میں حصول ملازمت کی کچھ شرائط اور قواعد ضوابط ہیں۔ ادارہ کا نمائندہ پہلے ملازمت کے امیدواروں سے انٹرویو کرتا ہے، اس کی ذاتی قابلیت اور جس منصب کی ملازمت کے حصول کے لیے اس نے درخواست دی ہے اس کے بارے میں اس کی دل چسپی کا غور و خوض سے جائزہ لیتا ہے، پھر اس میں اس بات کو ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ اس کی ابتدائی مراحل میں تو اس کی ناتجربہ کاری سے ادارے کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ اس قسم کے اندیشوں کے پیش نظر بعض مرتبہ ملازمت کی درخواست مسترد کر دی جاتی ہے اور تجربہ کار آدمی کو اس میں فوقیت دی جاتی ہے، معیار تعلیم دیکھا جاتا ہے، حاصل کردہ نمبرات کو جانچا جاتا ہے الغرض ایک ادارہ کو چلانے کے لیے جس کے نقصانات محدود اور اثرات محدود ہوتے ہیں بہت سے امیدواروں کے دیکھنے کے بعد کسی کا انتخاب کیا جاتا ہے اور معیار بہت بلند رکھا جاتا ہے، لیکن ایک قومی اسمبلی کا ادارہ جو ملک کا سب سے بڑا ادارہ ہے جس نے آیندہ چل کر ملک کا وزیر اعظم منتخب کر کے قوم کی قسمت اس کے ہاتھ میں دینی ہے۔ امیدواران کو پرکھنے کے لیے آج تک ہم نے کوئی معیار قائم نہیں کیا۔ بس اتنا ہونا کافی ہے کہ اس کا نام انتخابی فہرست میں درج ہو، اس کے مجوز اور مؤید کے نام ووٹروں کی فہرست میں ہوں، حالانکہ جن امیدواروں نے اپنے نام پیش کیے ہیں، انہوں نے آگے چل کر قانون سازی کا کام کرنا ہے، الیکشن میں حصہ لینے والے بہت سے امیدوار صرف

برادری ازم پر، جاگیرداری کے زور پر اور اس قسم کی دیگر غلط بنیادوں پر الیکشن میں حصہ لیتے ہیں اور ان کے حریف جو تعلیمی لحاظ سے قابل ہوں، جب کہ وہ ملکی مسائل کو سمجھتے ہوں وہ امیدوار اس لیے الیکشن میں ناکام ہو جاتے ہیں کہ ان کے ساتھ برادری نہیں ہوتی یا ان کا کوئی ایسا دباؤ عوام پر نہیں تھا کہ جس کی وجہ سے لوگ مرعوب ہو کر ان کو ووٹ دیتے۔ ایسی کمزور بنیادوں پہ جو لوگ ووٹ حاصل کر لیتے ہیں وہ آئندہ چل کر اپنے حلقہ کا کام نہیں کر سکتے اس لیے کہ خود ووٹر اُن سے داد فریاد نہیں کر سکتے۔

بندہ کی معلومات کے مطابق قومی اسمبلی کے ایک امیدوار نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں اپنے انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ان سے سوال کیا گیا کہ فارلینڈ کے بارے میں آپکی رائے کیا ہے تو انھوں نے جواب میں فرمایا :

"اچھا ملک ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس سے تعلقات مزید بڑھانے چاہئیں"

سابقہ حکومت کے دَور میں ۱۰۴ اسمبلی نمائندگان نے مارشل لا حکومت کی حمایت کی جس کا سیاسی سطح پر کوئی جواز نہیں۔ جب انتخاب میں حصہ لینے والوں کا مبلغ علم یہ ہو تو ایسے لوگ قومی اسمبلی کے رکن بن کر کوئی قومی خدمت سرانجام نہیں دے سکتے، البتہ اپنی پارٹی کے سربراہ کے حکم پر صرف انگوٹھا ٹیک سکتے ہیں، اس لیے ہمیں انگوٹھا ٹیک ممبروں کو منتخب کرنے کی بجائے ایسے لوگ منتخب کرنے کے لیے جن میں تعلیمی قابلیت ہو اور ملکی مسائل پر اُن کی نظر ہو کوئی معیار قائم کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر جب یہ بوجھ بجھکڑوں کی اسمبلی کی میعاد ختم ہو گئی تو پھر احتساب شروع کرنا ہوگا، مگر یہ احتساب اس وقت بے اثر ہوگا۔ !

۱۹۸۵ء کے الیکشن میں اگر یہ معیار قائم کر لیا جاتا کہ الیکشن میں حصہ اہلیت کی بنا پر لیا جاتا اور ہر کہ ومہ ٹھکہ امیدوار نہ بنتا اور کوئی قانونی رکاوٹ حائل ہوتی تو آج یہ نتیجہ بھیانک صورت میں ہمارے سامنے نہ آتا۔ اور یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو آئین میں ترامیم جیسی اہم چیزوں کی نظریاتی بنیادوں پر سوچنے کی بجائے صرف اپنی سیٹ کی خاطر وزارتوں اور مناصب کو قائم رکھنے کے لیے اپنا ووٹ صرف احزاب اقتدار کے لیے استعمال کرتے ہیں، نتیجتہً آئین ایک کھلونا بن کر رہ جاتا ہے۔ اور ایسے لوگ اسمبلی سے اکثر غیر حاضر ہوتے ہیں کیوں کہ ان کو قانون سازی سے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا ان کو صرف اقتدار اور اپنی عیاشی سے لگاؤ ہوتا ہے وہ عوام کی خدمت کی بجائے اپنے نفس کے پجاری بن جاتے ہیں اور عوام کے اس اعزاز کو جو انہوں نے ووٹ کے ذریعہ ان کو بخشا تھا پامال کر دیتے ہیں اور عوامی نمایندگان کی یہی کمزوریاں ملک کے وزیر اعظم کو بے لگام کر دیتی ہیں۔

عدلیہ جو ملک کا سب سے بڑا ممتاز ادارہ ہوتا ہے، دوست دشمن سب ہی اس پر اعتماد کی فضا قائم رکھتے ہیں اس کے منصب تک پہونچنے کے لیے طالب علمی سے چل کر بہت سی کاوش اور محنت کے بعد جج بنتا ہے اور اس منصب پر پہونچنے کے بعد عوام کے مقدمات کی سماعت کرتا ہے اور ان کے فیصلے کرتا ہے، جج ملک وقوم کی محنت اور دماغ ہوتا ہے اُس کے انصاف پر مبنی فیصلے عالمی سطح پر ملک کے وقار کو دوبالا کرتے ہیں اور اس کے غلط فیصلے ملک کے وقار کو مجروح کرتے ہیں۔ الغرض یہ اتنا بڑا ادارہ بھی قومی اسمبلی کے تحت ہوتا ہے، اس کا دائرۂ اختیار قومی اسمبلی سے بڑھ کر نہیں ہوتا، اگر قومی اسمبلی کے نمایندے واقعتہً کسی اہلیت کی بنیاد پر ممبر منتخب ہوتے ہیں تو پھر تو کوئی جواز نکلتا ہے کہ عدلیہ کو اسمبلی کے تابع کر دیا جائے اور اس کا دائرہ اختیار قانون ساز ادارہ کے تحت ہو، لیکن اگر اسمبلی کے نمایندے کسی اہلیت کی بنیاد پر نہیں "صرف ہما کے سر پر بیٹھنے سے" ممبر بنے ہیں اور ذاتی طور پر انہیں کوئی سیاسی شعور نہیں اور تعلیمی قابلیت نامی چیز سے وہ واقف نہیں، بلکہ صرف ایک جھکڑ کی پیداوار ہیں تو کوئی جواز نہیں کہ ملک کی عدلیہ کو ایسے افراد کے فیصلوں کا پابندِ حکم بنا دیا جائے، بلکہ ایسے ممبران کے اجتماع کو قانون سازی کا اختیار دینا ہی ملک اور قوم کو اندھیرے میں دھکیلنے کے مترادف ہوگا۔ ایسے میں ملک کے مستقبل پر خوش گوار اثرات مرتب ہو ہی نہیں سکتے جس میں صاحب الرائے اور تعلیم یافتہ شخص کو کسی ایسے شخص کا پابندِ حکم کر دیا جائے جس میں کوئی صلاحیت نہیں۔ صرف اس لیے کہ ایک بڑے ہجوم نے کسی امید یا خوف کی بنا پر ووٹ کی پرچیاں اس پر لاد دی ہیں، اس ملک کا مستقبل کیا ہوگا۔ اس آئین کی پامالی کس طرح ہوگی۔ اس میں ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لیے آئین کی دھجیاں کیسے بکھیری جاتی ہیں۔ ماضی کے مناظر میں اس کو ہم اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ ماضی کے تجربہ کے بعد اب یہ بات ہمارے لیے انوکھی نہیں رہی۔

اگر انصاف سے سوچا جائے تو ہماری اسی کمزوری نے آج ہمیں اس تاریک وادی میں لا کھڑا کیا ہے اگر ۱۹۸۵ء سے قبل الیکشن میں وارد ہونے والے اصحاب کے لیے ایسے قواعد وضوابط جاری کر دیئے جاتے جن کی رو سے نمایندگانِ اسمبلی کسی قابلیّت کی بنیاد پر الیکشن میں حصہ میں لینا ضروری ہوتا تو اس بحران کی بجائے شاید نتیجہ کچھ اور ہوتا۔ اور اب وقت گذر لے اور سر پہ پانی گذر جانے کے بعد احتساب نہ کرنا پڑتا۔

موجودہ احتساب کو اختتام پر جلدی پہونچائے جانے کے ساتھ ساتھ آئندہ قومی اسمبلی کے ممبر بننے کے لیے ایسی شرائط عاید کر دی جائیں جس کے بعد انتخابات کے نتائج کی صورت میں ملک کو بہتر سے بہتر قیادت میسر آسکے جس میں خشتِ اول کے طور پر یہ عرض ہے کہ اسمبلی ممبروں کے انتخابات میں حصہ لینے کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات سے رُوشناسی رکھتا ہو۔

سیاسی بنیادوں پر اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ہم طریقِ انتخاب بدل دیں۔ یعنی نمائندگان میں مقابلہ کی بجائے جماعتوں کے درمیان مقابلہ کرایا جائے۔ اس طرح پورے ملک کے عوام کے حق خود ارادیّت کا بھی احترام ہوگا اور انتخابات کے بعد ووٹوں کے تناسب سے جماعتوں کو سیٹیں الاٹ کر دی جائیں اور جماعتیں از خود اپنے صحیح منتخب نمایندے آگے لا سکیں گی۔ اس صورت میں نہ صرف جمہوری اقدار مستحکم ہوں گی، بلکہ ایک ایسی قیادت سامنے آئے گی جو عوام کی اکثریت کی بجائے پورے عوام کی منتخب کردہ ہوگی۔ اندریں حالات اگر کوئی پارٹی عوام کے اعتماد پر پوری نہ اُترے گی تو مکمل مسترد ہو جائے گی۔ نیز اجتماعی ووٹ کے احترام کی صورت

ہیں ہر جماعت اپنے بہتر سے بہتر آدمی منتخب کر کے آگے لائے گی۔ صرف یہ نہ دیکھنا ہوگا کہ چونکہ فلاں آدمی اہل بھی ہے، قابل بھی ہے، مگر اس کے پاس مالی وسائل نہیں، عوام میں وہ جیپیں کاریں لے کر نہیں آسکتا اور سرمایہ کی کمی ہے، لہذا اس کو ناکامی کے خوف سے الیکشن میں کھڑا نہیں کیا جاتا، اس کی حوصلہ شکنی ہوگی۔

اور ہماری آیندہ معرض وجود میں آنے والی اسمبلی پوری دنیا کی ایک مثالی اسمبلی ہوگی۔ اس طریق انتخاب کا ایک بہت بڑا فایدہ یہ ہے کہ اگر پرانے طریق کار کے مطابق ہم انتخابات کراتے ہیں اور نتائج سامنے آجاتے ہیں، مگر جس پارٹی کے نمائندے اتنے نہیں کہ وہ حکومت بنا سکے تو وہ اس قسم کے حالات پیدا کر دیتی ہے جس سے ملک کو پھر ایک بحران کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا نہیں کر سکے گی۔ اس لیے کہ جماعتی انتخاب کی بنیاد پر اس پارٹی کے تمام کارکنوں کی حق خود ارادیت کا احترام کیا ہوگا۔

گذشتہ الیکشن میں ہم نے اس طریق انتخاب کو چھوڑا جس کی وجہ سے ملک کی اکثریت کی رائے کا احترام نہیں ہوا، کیونکہ بھٹو عوام سے صرف ۳۹ فی صد ووٹ حاصل کر سکا تھا، جبکہ باقی تمام ووٹ دیگر پارٹیوں نے حاصل کیے تھے، اگر اسی وقت پارٹی سطح پر انتخاب ہو جاتے تو شاید آج مشرقی پاکستان ہمارے ساتھ ہوتا اور پاکستان اپنے اقتصادی، معاشی اور سیاسی حالات سے اپنا توازن آگے بڑھا سکتا۔

صرف اکثریت کو دیکھنا کہ تین نمایندے ہیں ان میں سے ووٹ کس کے زیادہ ہیں، اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ حقیقی اکثریت کو مسترد کر کے عوام کی مرضی کے خلاف ان پر ایک حکومت مسلط کی جا رہی ہے، مثلاً تین امیدوار تھے ایک نے ۴۰ فی صد ووٹ حاصل کیے اور یہ کامیاب قرار پایا جبکہ دوسرے دو نے ۳۰، ۳۰ فی صد ووٹ حاصل کیے۔ کامیاب ہونے والے کو اکثریت نے ووٹ نہیں دیئے اس لیے کہ ساٹھ فی صد ووٹ اس کے خلاف ہیں، اس لیے جماعتی سطح پر الیکشن کرانا اس وقت موجودہ بحران سے ملک کو نکالنے کے لیے مفید تجربہ ہوگا۔

اگر طریق انتخاب پر اگر سنہ ۷۰ء میں ہم عمل پیرا ہوتے تو یہ ٹھیک ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر عوامی لیگ مغربی پاکستان میں کوئی نشست حاصل نہ کر سکتی اور مغربی پاکستان کی تمام پارٹیاں اکثریت کی بنیاد پر مشرقی پاکستان میں نشستیں نہ حاصل کر سکتیں، تاہم جماعتی سطح پر شیخ مجیب الرحمٰن مغربی پاکستان میں ووٹ حاصل کرتے اسی طرح مغربی پاکستان کی جماعتیں مشرقی پاکستان میں جماعتی بنیادوں پر لازمی طور پر سیٹیں حاصل کرتیں اس کے بعد دونوں خطوں میں روابط بڑھتے اور علیحدگی کا تصور ختم ہو جاتا، لیکن اکثریتی فیصلہ نے علیحدگی کے تصور کو مزید مضبوط کر دیا۔

اس طریق انتخاب سے الیکشن میں جو بے دریغ پیسہ خرچ کیا جاتا ہے اس سے بھی بچاؤ ہوگا اور ہنگامے بھی کم ہوں گے، پُرامن اور آزادانہ الیکشن ہو سکیں گے اور نتائج خاطر خواہ نکلیں گے جو عوام کے کسی طبقہ کے بھی خلاف نہیں ہونگے۔

کیا ہمارے صاحب علم و ادب دوست صحافی، اہل الرائے، مفکرین اور سیاسی حلقے اس اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کریں گے؟

کاش ہماری زندگی میں نظامِ شریعت ملک میں نافذ ہو جائے

حضرت درخواستی مدظلہ

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے تربیتی اجتماع منعقدہ خان پور میں امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کا ایمان افروز افتتاحی خطاب!

خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ شانِ خداوندی ہے کہ کوئی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کا اہتمام کر رہا ہے اور کوئی اپنے اعمالِ بد سے خدا کے غضب کو دعوت دے رہا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ عنایاتِ ربانی ہیں کہ دور دراز کے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے سخت سردی کے باوجود نوجوان دین کی باتیں سننے اور اپنی تربیت و اصلاح کی غرض سے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ میں تو یہی کہوں گا کہ تمہیں اسلامی جذبہ یہاں کھینچ کر لایا ہے۔ خدا آپ کے اس جذبے کو قبول فرمائے اور روز افزوں کرے۔

آپ نے فرمایا :

میں سفرِ حجاز سے آیا تو بیمار ہو گیا۔ اب بیماری کے باوجود نوجوانوں کی محبت اس تربیتی اجتماع میں لے آئی۔ میں آیا تو دعا کے لیے ہوں، مگر چند تمہیدی کلمات ضروری ہیں۔ انسان جب خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو قبولیت میں دیر نہیں ہوتی۔!

آپ نے فرمایا :

مقامِ مسرت ہے کہ اس تربیتی اجتماع میں دینی اور فنی علوم حاصل کرنے والے طلباء مجتمع ہیں اور اسلامی اخوت و یگانگت کا روح پرور نظارہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ یہ صرف قرآن و حدیث کی طلب کا جذبہ اور ولولہ ہے جو تمہیں کشاں کشاں یہاں لے آیا۔!

آپ نے فرمایا کہ :

میرا دل تڑپ رہا ہے، کاش ہماری زندگی میں نظامِ شریعت اس ملک میں نافذ ہو جائے۔ یہ نظامِ شریعت اس ذات بابرکات کا لایا ہوا ہے جس کے بے شمار احسانات سے ہم زیر بار ہیں۔ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم سراپا اخلاق اور مجسمِ رحمت تھے۔ آپ سیرت و صورت، کردار و گفتار میں یکتا اور بے مثل تھے۔ آپ نے خود ہی ارشاد فرمایا ہے کہ :

"خدا نے مجھے تمام کمالات کی تکمیل کے لیے بھیجا ہے"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اَن گنت احسانات کا تقاضا ہے کہ ہم ان کے لائے ہوئے دین کو ملک میں نافذ و جاری کریں۔ آپ نے کہا یہ ہمارا ہی ملک ہے جو دینِ اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور اس عظیم مقصد کے لیے ملتِ اسلامیہ نے بے شمار قربانیاں دیں۔ ایسی قربانیاں جن کی مثال تاریخ کے صفحات میں نہیں ملتی۔

آپ نے تربیتی اجتماع کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ : اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ جیسی نیّت کرو گے ویسا ہی ثمر پاؤ گے۔ آپ حضرات تین دن کے لیے اپنے گھر بار چھوڑ کر آئے ہیں۔ آپ کا مقصد رضائے الٰہی ہونا چاہیے، جو گھر بار چھوڑ کر خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نکلتا ہے وہ کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ خداوند قدوس خود اس کے لیے راہیں کشادہ کر دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ طلباء اسلام سے وابستہ نوجوانوں کو میں اپنی اولاد کی طرح سمجھتا ہوں اور دعا کرتا رہتا ہوں کہ تم سچے پکے خدا کے شیدائی بن جاؤ۔ اخلاصِ نیت کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ اعتماد ہمیشہ اللہ پر رکھو۔ وہی اکیلے تمام کاموں کے کرنے والے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ خشیت من اللہ کا عملی نمونہ بن جاؤ اور خدا سے ڈرتے رہو کہ کوئی کام غلط نہ ہو جائے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ التزامِ طلبِ علم خدا کی معرفت کا علم حاصل کرو۔ علم حقیقت میں وہی ہے جس سے خدا کی پہچان پیدا ہو اور وہ قرآن و حدیث کا علم ہے۔

آپ نے فرمایا :

خدا کا کوئی شریک اور ہمسر نہیں، اس کا نظام بھی برتر و اعلیٰ ہے اس کا پیغام بھی برتر و اعلیٰ ہے۔ تمہیں اس تربیتی اجتماع میں یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ملک میں اسلامی نظام نافذ نہیں ہو جاتا۔ آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اب نہ کسی نبی کی ضرورت ہے اور نہ ہی کتاب کی۔ وہ انسان کتنے خوش نصیب تھے جنہوں نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور ان سے کسب فیض کیا۔ تمام صحابہؓ خوش نصیب تھے۔

آپ نے فرمایا : قرآن و حدیث کی موجودگی میں کسی نظام کی ضرورت نہیں ہے اور ہم اسلام کے عادلانہ نظام کے مقابلے میں کسی نظام کو ماننے کے لیے تیار نہیں۔ آپ نے فرمایا : پانچویں بات التزامِ صحبتِ صالحین اور بُری رفاقت سے اجتناب ہے اس اجتماع کے مقاصد یہی ہونے چاہئیں۔

آپ نے فرمایا۔

میرے بہت سے ساتھی مجھ سے جُدا ہو گئے مگر ناامید نہیں ہوں۔ تمہارے جذبۂ دینی کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جماعت ہر دور میں اسلام کا نام لینے والی رہے گی ہمیں بھی چاہیئے کہ اکابر کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ۔ وقت کو غنیمت جانتے ہوئے اس کی قدر کرو۔ آج بھی اہل اللہ موجود ہیں ان کی صحبت میں جاؤ اور دین حاصل کرو۔ دین سارے کا سارا ادب ہے۔

آپ نے فرمایا ناانصافیوں، ظالموں اور بدعمل لوگوں سے بچتے رہو۔ جو ظالموں کی حمایت کرتا ہے خواہ تحریر سے یا تقریر سے وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بروں سے بچائے اور نیکوں کی صحبت عطا فرمائے۔

آپ نے فرمایا نوجوانوں کی ایک جماعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی علم قرآن وحدیث سیکھنے کے لئے۔ جاتے وقت آپ نے فرمایا گھر جانے کا ارادہ ہے؟ وہ نوجوان عرض کرنے لگے آپ کی رفاقت چھوڑنے کو تو جی نہیں چاہتا اگر کچھ گھر کے کام کاج بھی ہیں۔ آپ نے ان نوجوانوں کو جو دین کی طلب میں آئے تھے رخصت کرتے ہوئے فرمایا "جو کچھ سُن کر جا رہے ہو وہ دوسروں تک پہنچانا"۔

حضرت درخواستی مدظلہ نے جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے دیئے گئے اپنی افتتاحی تقریر کے عنوان (ہمارے اکابر اور دینی جدوجہد) کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہمارے سب بڑوں کے بڑے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ ان کے بعد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے اکابر ہے۔ کس کس صحابیؓ کا قصہ بیان کیا جائے۔ یہ داستان بہت طولانی ہے۔ مجھے حضرت ابوبکرؓ کا وہ واقعہ یاد آرہا ہے جب بیت اللہ کے سامنے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلے میں چادر ڈال کر کھینچنا چاہا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کو پتہ چلا تو فوراً آئے اور مزاحمت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس شخص کو قتل کرنا چاہتے
ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے"۔

صدیق اکبرؓ جب حضور کی رفاقت میں ہجرت کے لئے تیار ہوئے تو دو اونٹ آپ کی خدمت میں پیش کئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیمت دینا چاہی تو فرمایا اے اللہ کے رسول میرا مال آپ ہی کا مال ہے۔

یہ بھی صدیق اکبرؓ ہی کی شان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت انہیں غار ثور میں میسر آئی اور آپ کی آغوش میں قرآن پڑھا۔

حضرت درخواستی مدظلہ نے فرمایا ہر صحابیؓ کی نرالی ہی شان ہے۔ ایک مرتبہ جمعہ کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم صدیقؓ و فاروقؓ کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کہ ان کا اپنا ہی مقام ہے۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ کے عقد نکاح میں آپ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیاںؓ دیں اور ان کا لقب ذوالنورین ہوا۔ ایسے ہی حضرت علیؓ کے عقد میں اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہؓ کو دیا سب صحابہ ستاروں کی مانند تھے ہمیں سب کی اطاعت اور سب کا احترام کرنا چاہیئے مقام سب کا اپنا اپنا ہے مگر احترام سب کا کرنا ہے۔ ہمارے سب کے اکابر صحابہ اور آئمہ اور اہل اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا جس کے ساتھ دوستی اور تعلق ہوگا انسان اسی کے ساتھ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"جو میرے طریقہ کو پسند کریگا اس
نے مجھے دوست بنایا اور جس نے مجھے
دوست بنایا وہ میرے ساتھ جنت
میں جائے گا"۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"انسان اس وقت تک ایماندار
نہیں بن سکتا جب تک میری
محبت تمام دوسری محبتوں پر غالب
نہ آجائے"۔

اور محبت محض زبانی نہیں اتباع رسول کا نام محبت ہے بلکہ کھوٹی اور کھری محبت کی پہچان ہی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام رفیع بیان کرتے ہوئے حضرت مدظلہ نے فرمایا قیامت کے دن جب سب نفسی نفسی کر رہے ہونگے اور کوئی بھی بارگاہ قدس میں سفارش کیلئے رضامند نہیں ہوگا تو سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں گے اسی لئے آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں سفارش کروں گا اور جنت کا دروازہ بھی سب سے پہلے میں ہی کھولوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں پر شفقت کا بیان کرتے ہوئے حضرت درخواستی مدظلہ نے فرمایا کہ جب آپؐ ہجرت کرکے آئے تو دس سالہ بچہ براء بن عازب کھڑا ہوگیا۔ آپؐ نے اس سے قرآن سنا اور دعا دی وہ بچہ قرآن وحدیث کا عالم ہوگیا۔ مرشد درخواستی نے فرمایا کہ بے جان اشیاء بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتی تھیں۔ احد پہاڑ آپؐ سے محبت کرتا تھا۔ ایسے ہی کھجور کے خشک تنے کا واقعہ ہے کہ وہ آپؐ کے فراق میں پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ آپ نے گلے لگایا تو چپ ہوا یہ خدا ہی کی شان ہے کہ بے جان چیزوں کو حضور کی محبت عطا کر دی اور بعض انسان اس نعمت لازوال سے محروم ہو گئے۔

مرشد درخواستی نے فرمایا

میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کس کس
ادا کو بیان کروں۔ احد کا موقع ہے اور
حضرت سعد تیر چلا رہے ہیں حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو ارشاد فرمایا
سعد قرآن پڑھتے جاؤ اور تیر چلاتے جاؤ۔
میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

ایک اور واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت ومحبت کا بیان کرکے ختم کرتا ہوں نماز عصر کا وقت بھی قریب ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت زبیرؓ کو آپؐ نے آواز دی اور فرمایا کہ

"بارش ہو رہی ہے، سردی بھی
سخت ہے، تاریکی بھی ہے
گھر جاؤ اور دشمن کی خبر لے کر آؤ"۔

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں میں روانہ ہوا تو حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی:
"یا اللہ! اس نوجوان سے سردی
دور کردے"۔ کہتے ہیں میں نے محسوس کیا

گویا کہ میں حمام میں جا رہا ہوں۔ جب میں آیا تو سردی لگنے لگی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفقت فرماتے ہوئے زبیرؓ کو گود میں لٹا لیا۔ زبیرؓ سردی سے کانپنے لگے تو آپ نے اپنا کمبل اڑھا دیا پھر بھی کپکپی دور نہ ہوئی تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھپکیاں دینے لگے اور زبیرؓ سو گئے۔ صبح کو نماز کے وقت اٹھایا۔

ابھی مرشد درخواستی مدظلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے پیارے صحابہؓ کی زندگی کے پیارے بکھرے واقعات سُنا ہی رہے تھے کہ عصر کی اذان ہوگئی۔ آپ نے طلباء کو تمام نصیحتیں مکمل توجہ سے سننے اور سمجھنے کی تلقین کرتے ہوئے دعا فرمائی اور اس طرح تربیتی اجتماع کی اس افتتاحی نشست کا اختتام عمل میں آیا۔



تحریر:- محمد طیب کشمیری

کیا علماء واقعی قصوروار ہیں ــــ؟

علماء کی توہین وتنقیص کرنے والے کس کو خوش کر رہے ہیں؟

محترم قارئین! آپ آئے دن اخبارات میں، ہفت روزوں میں اور ماہناموں میں اس قسم کے مضامین ضرور پڑھتے ہوں گے جو علماء کرام، مشائخ عظام فقہائے اسلام اور مبلغین اسلام کی طعن وتشنیع، توہین وتذلیل اور تنقیص وتنقید سے لبریز ہوتے ہیں، اور جن میں عجیب عجیب اور من گھڑت قصوں کو علماء کرام کی طرف منسوب کر کے عوام کے دل ودماغ سے ان کی قدر ومنزلت کم کرنے یا ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جن میں سیاسیات کی من مانی یا انگریز کی بتائی تعریف وتشریح کر کے علماء کو اس سے ناواقف اور جاہل بتا کر اپنا استحقاق ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی جاتی ہے اور جن میں لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کو جاننے اور اپنانے والوں کو پڑھا لکھا اور تعلیم یافتہ طبقہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظام تعلیم اپنانے والوں کو ان پڑھ، جاہل اور غیر تعلیم یافتہ طبقہ میں شمار کرنے کی ناپاک جسارت بھی کی جاتی ہے۔

اس قسم کے مضامین دیکھ کر ہر شخص انگشت بدنداں ہو کر رہ جاتا ہے کہ یا خدا! یہ ماجرہ کیا ہے؟ کہ اس مملکت خداداد میں ایسے افراد جو شکل وصورت، وضع قطع، نشست وبرخاست، رفتار وگفتار اور اعمال واقوال میں تو مغرب کے دہریے اور رسم ورواج اور تمدن ومعاشرت میں بھارت کے برہمن معلوم ہوتے ہیں اور جو علامہ اقبال کے اس شعر

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

کی عملی تصویر ہیں اور جن کی موجودہ حالت کو دیکھ کر یہود کو بھی شرم آجاتی ہے۔ یہ لوگ اسلام کا نام لیکر اس کے علمبردار اور محافظ بن کر انبیاء کرام کے وارثوں، صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے والوں ائمہ اربعہ کی سیرت اپنانے والوں، سلف صالحین اور بزرگان دین کے بتائے ہوئے طریق کار کو عملی جامہ پہنانے والوں اسلامی نظام حیات کے عملی نفاذ کی کوشش کرنے والوں، دین اسلام کو دوسرے ادیان باطلہ پر بلند وبالا ثابت کرنے والوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایک سنت کو اپنا کر اس کو زندہ اور باقی رکھنے کی تلقین کرنے والوں، صحابہ کرامؓ کی مقدس، برگزیدہ اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جماعت کو معیار حق سمجھنے اور ان سے محبت کرنے کی تعلیم دینے والوں، معاشی، معاشرتی، دینی، دنیوی، سیاسی، مذہبی، داخلی، خارجی، ملکی اور بین الاقوامی مسائل کا کامل ومکمل حل دین اسلام میں بتانے والوں کو نہ صرف تنقید کا نشانہ بناتے ہیں بلکہ ان کی مخالفت کو ایک اہم فریضہ سمجھتے ہوئے ان کی اہمیت کو گرانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

آخر آپ حیران تو ضرور ہوں گے کہ علماء کرام ہمیشہ سے معتوب زمانہ کیوں ہیں، ان کا کیا قصور ہے؟ کون سے سنگین جرم کا ارتکاب کیا ہے؟ کون سی گستاخی سازش میں پکڑے گئے؟ کون سی ناکردنی حرکت ان سے سرزد ہو گئی؟ تو آج کی مجلس میں ہم اس حسد وبغض اور نفرت وحقارت کا پس منظر بیان کریں گے۔

۱۔ علماء کرام کا قصور یہ ہے کہ وہ یہاں لاالٰہ الااللہ کا صرف زبانی ہی نہیں بلکہ عملی نفاذ چاہتے ہیں۔

۲۔ علماء کرام کی غلطی یہ ہے کہ وہ اس عملی نفاذ کے لئے اسلام کے سیاسی نظام کی بالادستی چاہتے ہیں جس کے تحت ملک کی باگ ڈور، قیادت وسیادت اس جماعت اور افراد واشخاص کے ہاتھوں میں چلی جائے جو صحیح طور پر سیاست شرعیہ کے واقف ہوں۔

۳۔ علماء کرام کی خامی یہ ہے کہ وہ یہاں اسلام کے عدالتی نظام کے نفاذ کا صرف تقاضا ہی نہیں کرتے بلکہ پر زور طور پر اس کا مطالبہ بھی کرتے ہیں جس کے تحت چور، ڈاکو، زانی، شرابی، جواری، قاتل، غاصب، قاذف، خائن، راشی، مرتشی، رائش کو بغیر کسی لحاظ کے شرعی سزائیں دی جائیں۔

۴۔ علماء کرام کا سنگین جرم یہ ہے کہ وہ اس ارض مقدس میں اسلام کے معاشی نظام کے نفاذ کے خواہاں ہیں جس کے تحت جہاں محنت کشوں کسانوں، مزدوروں، کاشتکاروں، مفلوک الحال اور بے یار ومددگار افراد کی تنگی اور فقر وفاقہ کو دور کیا جائے وہاں سود کاری، سٹہ بازی، بینک کاری اور انشورنس کی بیخ کنی کر کے یا شرعی احکام کے مطابق اصلاح کر کے ملکی دولت کو ملک بھر کے عوام میں دائر وسائر رکھنے کے لئے وسائل کو بروئے کار لایا جائے۔

۵۔ علماء کرام معتوب زمانہ اس لئے ہیں کہ وہ لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کو مسترد کرتے ہوئے اس کی جگہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے نظام تعلیم کو کامل ومکمل سمجھتے ہوئے اس کے نافذ کرنے کی تحریک میں مصروف ہیں۔

۶۔ علماء کرام کی توہین وتذلیل اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ یہاں اسلام کے اخلاقی نظام کو نافذ کرنا

چاہتے ہیں جس کے تحت ہر قسم کی بے حیائی، برائی، عریانی۔ بدکاری، فحاشی کو ختم کیا جائے۔

۷۔ علماء کا تمسخر اور مذاق اس لئے اڑایا جاتا ہے کہ وہ یہاں اسلام کا تجارتی نظام چاہتے ہیں جس کے تحت حلال اور پاکیزہ چیزوں کو فروغ دیا جائے اور ناپاک، حرام، مضر اور نقصان دہ چیزوں کو ممنوع قرار دیا جائے۔

۸۔ علماء کرام کے اوپر آوازے اس لئے کسے جاتے ہیں کہ وہ یہاں قاتلوں، غاصبوں، ملک وملت کے غداروں اور مذہب دشمن عناصر کو نہ صرف یہ کہ انہیں برسرِ اقتدار نہیں دیکھنا چاہتے بلکہ انہیں مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کر کے عبرتناک سزائیں دینے کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔

۹۔ علماء کرام کو ملاؤں کے نام سے اس لئے پکارا جاتا ہے کہ وہ یہاں مذہب کا نام لے کر مذہب دشمنوں کا کردار ادا کرنے اور اللہ اور رسول کا نام لے کر مغرب کے دہریوں کے طرزِ عمل کو اپنانے کی نہ صرف یہ کہ اجازت نہیں دیتے بلکہ ان کے اس منافقانہ طرزِ عمل سے عوام الناس کو بھی روشناس کراتے ہیں۔

۱۰۔ علماء کرام کو اس لئے دقیانوسیت کے نام سے پکارا جاتا ہے کہ وہ یہاں انگریز منحوس کی شکل وصورت، وضع وقطع اور طرزِ عمل کو مسترد کرتے ہوئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام کی شکل وصورت، وضع قطع اور طرزِ عمل اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔

۱۱۔ علماء کرام کو اس لئے نظرِ حقارت سے دیکھا جاتا ہے کہ وہ یہاں انگریزی زبان کی جگہ اللہ اور اس کے رسول مقبول کی پسندیدہ زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۱۲۔ علماء کرام اس لئے گردن زدنی ہیں کہ وہ سیاسیات میں انگریز کی بتائی ہوئی تعبیر وتشریح کو مسترد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رض کی تشریحات کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہوئے انکو اپنانے کی تبلیغ کرتے ہیں۔

۱۳۔ علماء کرام اس لئے مجرم ہیں کہ وہ اس پاک سرزمین سے شرابیوں، زانیوں، چوروں، ڈاکوؤں، بدمعاش قاتلوں، غاصبوں، راشیوں، مرتشیوں، ذخیرہ اندوز چوربازاری اور غیر قانونی درآمد برآمد کرنے والوں کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں۔

۱۴۔ علماء کرام اس لئے موردِ الزام ہیں کہ وہ عیش پسندیوں اور ستمرانیوں کی اجازت نہیں دیتے۔

۱۵۔ علماء کرام اس لئے طعن وتشنیع کا نشانہ بنے ہوئے ہیں کہ ڈنکے کی چوٹ اعلانِ حق کرنے میں کوئی باک نہیں محسوس کرتے خواہ اس سے ایوانِ بالا ہی کیوں نہ متاثر ہو۔

۱۶۔ علماء کرام اس لئے تنقید کا نشانہ بنے ہوئے ہیں کہ وہ دینِ اسلام کو مسجد کی چاردیواری تک محدود کرنے کے بجائے زندگی کے ہر گوشے اور شعبے میں اس کی بالادستی چاہتے ہو۔

یہ تو علماء کرام کے جرائم کی فہرست تھی جسے دیکھ کر آپ ضرور مستفیذ ہوں گے۔

اب ذرا ان لوگوں کی بھی مختصر طور پر فہرست ملاحظہ فرمایئے جن کے نقشِ قدم پر چلنا ناقدین حضرات نہ صرف ذاتی طور پر پسند کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس طرزِ عمل پر چلنے کی دعوت دیتے ہیں۔

۱۔ ان لوگوں (یعنی ناقدین) کا تعلق امت کے اس طبقہ سے ہے جس نے سید الانبیاء والمرسلین کو جادوگر، مجنوں، کاہن اور جماعت میں تفریق پیدا کرنے والا وغیرہ وغیرہ جیسے نازیبا اور ناشائستہ الفاظ سے پکارا۔

۲۔ ان لوگوں (یعنی علماء پر سب وشتم کرنیوالوں) کا تعلق اس جماعت سے ہے جس نے کامل الحیاء والایمان امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے گناہ شہید کر ڈالا تھا، وہ عثمان غنی جن کی ساری دولت، جن کا سارا وقت، جن کا دل، جن کا دماغ غرضیکہ سب کچھ مسلمانوں کے لئے وقف تھا۔

۳۔ ان لوگوں (علماء کو طعن تشنیع کرنے والوں) کا تعلق اس گروہ سے ہے جس نے حضرت حسین رض اور ان کے ننھے بچوں اور عورتوں کو کربلا کے میدان میں فرات کے کنارے بھوک اور پیاس سے تڑپایا اور آپ رض کے جسم مبارک کو تیروں سے چھلنی کر کے شہید کر دیا اور آپ رض کے سر مبارک [illegible] کر کے طشت میں رکھ کر بطور تحفہ [illegible]ش کیا تھا۔

۴۔ ان لوگوں ([illegible] برا بھلا کہنے والوں) کا تعلق اس گروپ سے ہے جس نے چند ٹکوں کی خاطر خلیفۃ المسلمین کے خلاف حکومت برطانیہ سے ساتھ ہو کر حرم پاک میں پرستارانِ کعبہ کو سرکاری گولیوں سے چھلنی کر کے شہید کیا تھا جس جگہ جاندار تو جاندار گھاس کاٹنا اور اکھاڑنا بھی منع ہے۔

۵۔ اِن لوگوں (علماء کو مجرم گرداننے والوں) کا تعلق ان افراد سے ہے جنہوں نے مولانا محمد علی جوہر رح کے گلے میں پھولوں کے بجائے جوتوں کا ہار پہنایا تھا جن کی اعلیٰ قابلیت اور سیاست دانی سے تمام مسلمان واقف ہیں۔

۶۔ اِن لوگوں (علماء پر تنقید اور ان کی تنقیص کرنے والوں) کا تعلق ان اشخاص سے ہے جن کا شیوہ اپنے خیر خواہوں اور خادموں کو ذلیل کرنا اور مذہب اور ملک وملت کے غداروں کو سر پر بٹھانا تھا اور ہے۔

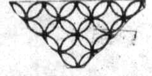
۷۔ ان لوگوں (علماء کا تمسخر اور مذاق اڑانے والوں) کا تعلق اس ٹولے سے ہے کہ جو شکل وصورت، وضع وقطع، اعمال واقوال میں انگریز کی صرف نقالی ہی نہیں کرتا بلکہ اس کے مقابلہ میں اسلام کے بتائے ہوئے احکام کو فرسودہ اور ناقابلِ قبول قرار دیتے ہوئے اس کی جگہ انگریزی طرزِ عمل کی برتری ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کرتا ہے۔

۸۔ غرضیکہ ان لوگوں (علماء کو حقارت سے دیکھنے والوں) کا تعلق اس خاندان سے ہے جس کے افراد اس ارضِ مقدس میں زندگی کے ہر گوشے اور شعبے میں اسلام کے بجائے انگریز کی بالادستی چاہتے ہیں۔

تصویر کے دونوں رخ سامنے رکھ کر قارئین کرام اب خود فیصلہ فرمائیں کہ دینِ اسلام اور ملک و ملت کا وفادار کون ہے اور غدار کون؟

ابن الحسین محمد اسلم، شیخوپوری

خوشی نہیں غم ہے۔ بزم آرائی نہیں، نوحہ سنجی



اس مہینہ میں ہمیں ہی نہیں پوری انسانیت کو جشن طرب و مسرت منانا چاہیے کہ اسی ماہِ مبارک میں انسانیت کا نجات دہندہ عالم آب وگل کے افق پر آفتاب بن کر طلوع ہوا۔ اور جہالت و غفلت کے اندھیرے گریزپا ہوئے۔

یہ مہینہ نوید مسرت تھا

ان انسانوں کے لیے جن کے گلے میں انہی جیسے انسانوں نے طوقِ غلامی پہنا رکھے تھے۔

ان مظلوموں کے لیے جو سنگدل انسانوں کی چیرہ دستیوں، جلادانہ بے رحمیوں، عبرت خیز سفاکیوں، دردانگیز اذیتوں اور بے مثال مظالم کا نشانہ بنتے تھے۔

ان غریبوں کے لیے جن کے نونہال نانِ شبینہ کو صرف اس لیے ترستے تھے کہ کوئی وڈیرا بزور بازو ان کا متاع خانہ اور سامان خورد و نوش لوٹ لیتا تھا،

ان عورتوں کے لیے جن کی ردائے عفت و عصمت غیر محفوظ تھی اور جن کا وجود انسانیت کے "روشن چہرے" پر بدنما "داغ" خیال کیا جاتا تھا، اور حیوانوں سے بدتر زندگی گذار رہی تھیں، محبوب گھوڑوں اور شوقیہ کتوں کو دودھ تک میسر تھا، لیکن صنفِ نازک جحیم شکن کے لیے سوکھی روٹی کے [illegible] کو ترستی تھیں۔

ان بناتِ آدم کے لیے جن کو پیدا ہوتے ہی شقی القلب باپ اپنے بے رحم ہاتھوں موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ اور جن کی خبرِ ولادت باپ کے لیے دنیا کی منحوس ترین خبر تھی جو اس کے خرمنِ امن و سکون پر برق خاطف بن کے گرتی

واذا بشر احدھم بالانثی ظل وجھہ مسودا وھو کظیم، یتواریٰ من القوم من سوء ما بشر بہ ایمسکہ علی ھون ام یدسہ فی التراب الا ساء ما یحکمون

(جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے، اس خبر بد (کی عار) کے مارے لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ اسے ذلت کے باوجود رکھ لے یا مٹی میں (زندہ) دفن کردے کتنا برا فیصلہ یہ کرتے ہیں)

اور وہ باپ جس کے نہاں خانۂ دل میں بیٹے کے لیے محبت والفت اور نثار و ایثار کے جذبات مچلتے تھے، بیٹی کے وحشت و بربریت اور حیوانیت کی تصویر بن جاتا ہے۔ وہ کیسا دردناک منظر ہوتا تھا جب ننھی سی بچی باپ کے کھودے ہوئے گڑھے میں دفن ہوتے ہوئے سسک کر پوچھتی تھی:

"اباجان! مجھے اس سزا کا جرم تو بتا دیجیے۔"

واذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت۔

اس مہینہ میں خیر نجات تھی۔ ان ستم زدہ بے زبان جانوروں کے لیے جن کے زندہ جسم کو کاٹ کاٹ کے کھایا جاتا تھا اور وہ درد و کرب میں تڑپتے رہ جاتے تھے۔

اس ماہ مبارک میں وہ عظیم انسان پیدا ہوا جس نے شرافت عطا کی، ان ٹھکرائی ہوئی جبینوں کو جو ہر نوع کی مخلوق کے آگے جھکتے جھکتے اپنی اصلی قدر و منزلت اور حقیقی آستاں کو فراموش کرچکی تھیں اور جو حجر و شجر، طیور اور چوپائے، نباتات و جمادات، انسان کی منفعت اور اطاعت و خدمت کے لیے پیدا ہوئے تھے۔ وہ خود ان کی تابعداری اور اطاعت کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ زندوں سے گذر کر مُردوں سے بھی اکمال تمنا کی امید رکھتا تھا وہ اپنے شرف و کرم، قدر و عظمت اور خودداری و عزتِ نفس سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا،

اس ماہ میں اعلانِ ظہور تھا، فطرت کے لیے جو سطنت کی دبیز تہوں میں دب چکی تھی اور غلط اوہام و خیالات اور فضول رسم و رواج نے اس کا غازۂ حسن چھین لیا تھا،

رُوحِ حیات تھی دم توڑتی ہوئی انسانیت کے لیے جس کا وجود سراپا زخمی ہوچکا تھا اور جس کا چہرہ گناہوں کی کالک سے سیاہ ہوچکا تھا،

پیغام امن تھا ان مظلوم انسانوں کے لیے جو آئے دن کی خانہ جنگیوں اور خونریزیوں سے تنگ آچکے تھے:

واذکروا اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا

اور اس وقت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر تمہارے دلوں

میں اللہ تعالیٰ نے الفت ڈالا، دی پس تم
اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔")

مژدۂ جانفزا تھا ان گنہگاروں کے لیے جو خالقِ حقیقی کی نافرمانیوں اور عصیان و طغیان کی بدولت جہنم کے مستحق ہو چکے تھے۔

وکنتم علیٰ شفا حفرۃ
من النار فانقذکم منھا۔

نسخۂ عفت و عصمت تھا شبستانِ عشرت کے ان ہوس پرستوں کے لیے جن کا مشغلۂ زندگی اور مقصدِ حیات خرمستیوں کے سوا کچھ نہ تھا جو آئے دن کسی کی مادر و خواہر کو اپنی غلیظ خواہشات کا نشانہ بناتے رہتے تھے۔ اور حد یہ کہ اپنی اس بے غیرتی اور انسانیت دشمنی کو بر سرِ عام بصورتِ اشعار مزے لے لے کر بیان کیا کرتے تھے اور اپنے اس "ذوقِ تشہیر" کی تسکین کے لیے کعبہ کے تقدس کو بھی پامال کر دیتے تھے۔

ابرِ کرم تھا ان پیاسی روحوں کے لیے جو چشمۂ ہدایت کی تلاش میں سرگرداں تھیں اور جن کی روحانی پیاس کی تسکین کے لیے صحرائے عالم میں دُور دُور تک سامانِ سیرابی دکھائی نہ دیتا تھا اور قدیم چشمے اپنے محافظوں کی بدیانتی کی وجہ سے گدلے ہو چکے تھے۔ اس پر افتادیہ کہ کفر و شرک، ظلم و ستم، جور و تعدی، شر اور بدی کی دھوپ کی تمازت روز افزوں تھی۔

نویدِ احیاء تھی، انبیاء گذشتہ کی ان تعلیمات کی جنہیں ان کے نااہل اخلاف نے اپنی اغراضِ فاسدہ کا تختۂ مشق بنایا اور ان میں تحریف و تصحیف اور تغیر و تبدل کر دیا۔ اہلِ اقتدار کو خوش کرنے کے لیے اپنے پیغمبروں کی تعلیمات پر حجاب ڈال دیا اور خود اپنی اپج سے ایسی باتیں اختراع کیں جنہیں فرمودات الٰہی سے کچھ بھی مناسبت نہ تھی:

فویل للذین یکتبون الکتٰب
الیٰ . . . . . . یکسبون۔

پس اس مہینہ میں ہمارے لیے خوشی کا پیغام اور مسرت کی نوید تھی، کیونکہ اس ماہِ مبارک اور دورِ ہمایوں میں مردہ انسانیت کو نئی زندگی، نئی روح اور نیا وجود ملا اور انسانیت کے ترو تازہ پھولوں اور چراغوں کو بہار عطا ہوئی، روغن دوام نصیب ہوا۔

اسی ماہِ فرخ فال میں اللہ تعالیٰ کا وہ منتخب اور برگزیدہ بندہ عدم سے عالمِ وجود میں آیا جس نے عالمِ بے سر و سامانی میں اٹھ کر دنیائے ظلم و ستم اور اقتدارِ جور و جفا کو چیلنج کر دیا۔ ایوانِ قیصر و کسریٰ میں زلزلہ آ گیا، آتش کدۂ فارس بجھ گیا، شیرازۂ شہنشاہیت بکھر گیا، عصبیت کے اوراقِ خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے۔ اصنام ٹھکرائے گئے اور ہر قسم کے بت — خواہشات کے بُت حرص و ہوس کے بُت، سیم و زر کے بت اقتدار و سلطنت کے بُت، غلبہ و تسلط کے بُت قیصریت و کسریت کے بُت باطل قرار پائے۔ ذلت کی پستی کے باسی گردوں حشم منصب سے آشنا ہوئے، خیال و ذہن کو پاکیزگی، افکار کو رفعت و بلندی اور ضمیر کو قوتِ حیات و حریت ملی —۔

ہمارے مقتدائے اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہالت و لاعلمی کے قلعوں پر شعور و علم کے پرچم گاڑ دیئے۔ دشت و دمن کی پگڈنڈیوں پر عرفان کے دیپک جلائے، ڈوبتے سفینوں کو ساحل پہ لگایا گم گشتہ راہ کاروانوں کو راہِ منزل پر چلایا، سفاکوں اور لٹیروں کو امن و آشتی کا پیامبر، رہزنوں اور پیمان شکنوں کو صادق الوعد، شرابیوں کو متقی، زانیوں کو عفیف و پاکباز اور دروغ بافوں کو راست گو اور سچا بنا دیا۔

اس انسانِ کامل نے سنگدلوں کو رقتِ قلب محبت و رافت اور عفو و درگذر جیسے بلند اوصاف سے متصف کیا۔ ظالموں کو عدل و انصاف، ایثار و قربانی اور ضبط و حلم سکھایا۔ حد سے تجاوز کرنے والوں کو حسنِ معاملہ، حسنِ خلق، حسنِ سلوک اور اعتدال اور میانہ روی کا سبق دیا، فاسقوں کو قناعت و استغناء، زہد و ورع اور جود و سخا کا درس دیا امراء کو تواضع اور کسرِ نفسی، مواسات و مساوات اور سادگی و بے تکلفی جیسے جواہر سے مالا مال کیا انسانیت دشمنوں کو شرم و حیا اور ثبات اور ضبطِ نفس کی تعلیم دی اور پوری مسلمان ملت کو صبر و شکر زہد و تقوےٰ، قناعت و استغناء، عبادت و لعزتیت اور محتاجوں اور مسکینوں کی دل جوئی کی تلقین کی۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقافت کے اعلیٰ اصول، تمدن و معاشرت کے بے نظیر ضوابط سیاست اور حکومت کے قابلِ اتباع قوانین اور اقتصادیات و معاشیات کے لیے واضح اور صاف راستے متعین کیے کہ رسم و رواج کے گم گشتوں، نغمہ و سرود کے دلدادوں، حکومت و بادشاہت کے زیر دستوں اور افلاس و تنگدستی کے کشتوں کو ایک نئی زندگی، نیا عالم، نئی سوسائٹی اور نیا معاشرہ نصیب ہوا جس میں قیصر کا ظلم تھا نہ کسریٰ کا ستم، افلاس کی دھوپ تھی نہ غربت کی آگ، حرص کے شعلے نہ ہوس کی چنگاریاں، کشت و خون تھا نہ سفاکی و بربریت، امتیازی سلوک تھا نہ انفرادی برتاؤ، قبائلی تعصب تھا نہ قوم و وطن کی پرستش —!

پورا معاشرہ ایک خاندان کی طرح تھا جس میں کہ ایک فرد کے حزن و الم سے پورا خاندان پریشان ہو جاتا تھا۔ تڑپ اٹھتا تھا۔

یُوں کہ ایک جسم کے اعضا ہوں جیسے

پس ہمیں بجا طور پر یہ حق پہونچتا ہے کہ ہم اپنے مکانوں کو پھولوں سے سجائیں اور پھولوں سے مہکائیں۔

جس قوم کو اتنا کچھ حاصل ہوا ہے اور جو مہینہ اس کی زندگی میں اس قدر انقلاب آور ثابت ہوا ہو اور جس شخصیت — عظیم شخصیت — نے اسے عدل و انصاف، امن و سکون مواسات و مساوات، اخوت و ہمدردی، عفت و پاکدامنی، علم و عرفان، عفو و درگذر، قناعت و استغناء، جود و سخا، ہمت و شجاعت اور غیرت و حمیت جیسی بلند صفات سے متصف کیا ہو وہ قوم یقیناً مسرت کی گل شگفتگیوں، عیش کی خوشگواریوں، جوشِ مسرت کی کامیوں اور فرحت و نشاط کی غنچہ رویوں کی مستحق ہے۔ وہ مہینہ بلاشک اسکی زندگی کے مہ و سال میں "رئیسانہ" حیثیت رکھتا ہے اور وہ شخصیت بلاشبہ و اس قابل ہے کہ انسان اسکی تعریف میں رطب اللسان ہوں۔ سرِ عقیدت و محبت اس کے آستان پر جھکیں اور عشق و دلدادگی کے ہونٹ اسکی خاکِ پا کو بوسہ دیں —!

لیکن آج جب ہم وہ سب کچھ گنوا بیٹھے ہیں

بقیہ صفحہ ۱۸ پر

اجلاس صوبائی مجلس عمومی .... مکمل رپورٹ

نوکر شاہی کی نامزد کردہ محلہ دار کمیٹیاں قابل قبول نہیں ہوں گی

ملک میں لاقانونیت پر قابو پانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں

[redacted]ء اسلام کے کارکن تنظیمی سرگرمیاں تیز تر کر دیں (مولانا عبید اللہ انور)

صوبائی مجلس عمومی کا اجلاس، فیصلے اور قرار دادیں ۔ رپورٹ جانباز مرزا

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس عمومی کا اجلاس گذشتہ روز مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں صوبائی امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ملک کی تازہ ترین سیاسی صورت حال اور جماعتی تنظیمی امور پر غور و خوض کیا گیا ۔ اجلاس کی دو نشستیں ہوئیں جو مجموعی طور پر کم بیش ساڑھے پانچ گھنٹے جاری رہیں اور صوبہ کے تمام اضلاع سے جماعتی عہدہ داروں اور مندوبین نے شرکت کی ۔

دورہ کی رپورٹ :

صوبائی ناظم عمومی قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ نے صوبائی راہنماؤں کے حالیہ دورہ پنجاب اور سیرۃ کانفرنسوں کے سلسلہ میں رپورٹ پیش کی اور پروگراموں کی کامیابی کے لئے مخلصانہ تعاون کرنے پر اضلاع کے عہدہ داروں کو خراج تحسین پیش کیا ۔

تنظیمی امور

اجلاس میں تنظیمی امور کا بھی بالتفصیل جائزہ لیا گیا اور مختلف پہلوؤں پر بحث و تمحیص میں حضرت الامیر مولانا محمد عبید اللہ انور دامت برکاتہم ، مولانا محمد شریف وٹو مولانا محمد اجمل خان ، مولانا زاہد الراشدی ، قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ، مولانا منظور احمد چنیوٹی ، مولانا محمد لقمان علی پوری ، جانباز مرزا ، مولانا احمد سعید لدھیانوی ، مولانا محمد یوسف قریشی ، جناب عبد اللہ قریشی ایڈووکیٹ ، ڈاکٹر شبیر احمد ، مولانا بشیر احمد شاد ، حافظ محمد طیب قندانی ، مولانا امیر حسین گیلانی ، مولانا محمد یعقوب ربانی ، مولانا عزیز الرحمٰن انوری ، مولانا محمد فاروق ، علامہ محمد احمد لدھیانوی ، مولانا محمد فیروز خاں ، قاری اسعد اللہ عباسی ، شیخ اختر حسین ایڈووکیٹ اور طالب علم راہنما عبدالرؤف ربانی اور دیگر مندوبین نے بھی حصہ لیا ۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ تنظیمی جدوجہد کو مزید تیز کیا جائے اور جماعتی حلقہ کی وسعت و استحکام کے لئے تمام عہدہ دار و کارکن مسلسل محنت کریں ۔

فرقہ وارانہ کشمکش سے گریز :

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ میں سوچی سمجھی سازش کے تحت پھیلائی جانے والی فرقہ وارانہ کشمکش سے مکمل گریز کرتے ہوئے پاکستان قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر قومی وحدت کو فروغ دینے کے لئے جدوجہد جاری رکھی جائے گی اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن فرقہ وارانہ کشمکش کو ہوا دینے والے مقررین کی سرگرمیوں میں ان سے تعاون نہیں کریں گے ۔

حضرت الامیر کی ہدایت :

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت الامیر مدظلہ نے جماعتی عہدہ داروں و کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیں اور صوبائی جمعیۃ کے قائدین کی ہدایات پر عمل درآمد کریں ۔ آپ نے تلقین کی کہ دستور کے مطابق اپنی سرگرمیوں اور حسابات کی رپورٹ صوبائی دفتر کو پابندی کے ساتھ بھجوانے کا اہتمام کریں تاکہ جمعیۃ علماء اسلام مکمل نظم و ضبط کے ساتھ اپنا کردار ادا کر سکے ۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں اور اجلاس حضرت الامیر مدظلہ کی دعا پر ختم ہوا ۔

سیاسی سرگرمیاں بحال کی جائیں :

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں سیاسی سرگرمیاں بلا تاخیر بحال کی جائیں اور احتساب کا عمل جلد از جلد مکمل کر کے انتخابات کرائے جائیں ۔

ڈکیتی اور اغواء کی روک تھام کی جائے :

یہ اجلاس ملک میں اغوا ، قتل اور ڈکیتی کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس رائے کا دو ٹوک اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ سول انتظامیہ لاقانونیت پر قابو پانے میں ناکام ہو گئی ہے اس لئے حکومت ہنگامی بنیادوں پر اس سلسلہ میں فوری اقدامات کر کے شہریوں کی جان ، مال اور آبرو کی حفاظت کرے ۔

سابقہ ڈپو منسوخ کئے جائیں :

یہ اجلاس رشوت ، مہنگائی اور اشیاء صرف بالخصوص آٹے کی کمیابی پر احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس سلسلے میں ٹھوس قدم اٹھایا جائے

نیز سابقہ حکومت نے سیاسی وفاداری کی بنیاد پر جو ڈپو اور ایجنسیاں الاٹ کی تھیں انہیں منسوخ کر کے مستحق اور باعتماد حضرات کو دیئے جائیں۔

ملتان فائرنگ کیس:

یہ اجلاس ملتان میں مزدوروں پر وحشیانہ فائرنگ کی تحقیقات کے سلسلہ میں موجودہ طریق کار پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کیس کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے نیز مزدوروں کی چھانٹیاں رکوا کر محنت کشوں کے روزگار کا معقول تحفظ کیا جائے۔

قادیانی مسئلہ:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیت کے سلسلہ میں پارلیمنٹ کے فیصلہ کے قانونی تقاضے پورے کئے جائیں۔ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے۔ تحریف شدہ قرآن کریم اور دیگر لٹریچر ضبط کیا جائے۔ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے قادیانیوں کا الگ اندراج کیا جائے اور انہیں اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے باز رکھا جائے۔

مسئلہ کشمیر:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرانے کے لئے فوری اور موثر اقدامات کئے جائیں۔

زرعی اصلاحات:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ زرعی اصلاحات سے جن بڑے جاگیرداروں نے مختلف حیلوں سے اپنی زمینیں بچانے کی کوشش کی تھی ان کے خلاف مارشل لاء کے تحت تحقیقات کرائی جائے اور ان سے زائد زمینیں حاصل کر کے بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کی جائے۔

اصلاحی کمیٹیاں:

یہ اجلاس صوبہ پنجاب میں محلہ وار اصلاحی کمیٹیوں کی نامزدگی کے طریق کار کی مخالفت کرتا ہے اور اس رائے کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ نوکر شاہی کے ذریعہ نامزد کردہ کمیٹیاں نہ صرف یہ کہ عوامی مسائل حل نہیں کر سکیں گی بلکہ انہیں عوام کا اعتماد بھی حاصل نہیں ہوگا۔

پاور لومز کی صنعت:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ پاور لومز کی صنعت کو درپیش بحران کو ختم کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں اور بیرونی ممالک میں کپڑے کی منڈیاں تلاش کر کے مال کو کھپانے کا انتظام کیا جائے۔

خانپور فائرنگ کیس:

یہ اجلاس مدرسہ مخزن العلوم خانپور میں تحریک کے دوران فائرنگ کے مقدمہ کی ازسرِ نو انکوائری کا مطالبہ کرتا ہے اور حکومت پر زور دیتا ہے کہ انکوائری جلد از جلد کرائی جائے۔

تحریک کے مقدمات:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تحریک ختم نبوت، تحریک مسجد نور گوجرانوالہ، تحریک سول نافرمانی اور تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوران سیاسی کارکنوں کے خلاف درج کئے گئے تمام تر مقدمات واپس لئے جائیں۔

قومی اتحاد کی قیادت پر اعتماد:

یہ اجلاس پاکستان قومی اتحاد کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ ملک و قوم کے وسیع تر مفاد کیلئے قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور قومی اتحاد کے استحکام و ترقی کے لئے اپنے تمام تر وسائل صرف کریں گے۔

بقیہ: خوشی نہیں غم

جو ہمیں میر کارواں صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اور جس کی بدولت ہم دنیا کی عظیم ترین قوم کہلاتے تھے اور جو ہمارا مایہ فخر و ناز تھا، کیا ہمیں یہ گل شگفتگیاں اور خندہ روئیاں زیب دیتی ہیں۔ آج جب کہ ہم ذلت و پستی کے نقطہ انتہا کو چھو رہے ہیں اور غیر کی غلامی کی زنجیروں سے ہماری گردنیں بوجھل اور پاؤں بھاری ہیں۔

جبکہ ہماری ذہنیت، ہمارے اخلاق، ہمارے اعمال، ہمارے اصول تمدن و اجتماع ہمارے خیالات ہمارے رجحانات، بلکہ ہماری پوری زندگی کا ڈھانچہ بدل گیا ہے اور ہمارے علم و فلسفہ، ادب و شاعری قانون و ضابطہ، عادات و اخلاق پر مغربی تمدن اور مغربی طرز فکر کی چھاپ گہری ہو چکی ہے، کیا ہمیں جوش مسرت کی خوش کامیاں بھلی معلوم ہوتی ہیں؟ جس امت کو "انسان کامل" صلے اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر پہلو عمل کے ہر زاویہ، تمدن کے ہر گوشہ اور اخلاق کے ہر انداز میں روحانیت کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ آج اس کا رُخ مکمل طور پر مادیت کی طرف ہو گیا ہے اور اس کے میلانات، نقطہ نظر، نفسیات و ذہنیت، اخلاق و اجتماع، علم و ادب حکومت و سیاست، بلکہ تدین و عبادت اور وعظ و نصیحت تک میں مادیت غالب آگئی ہے۔

جس چراغ سے دوسروں کے خانہ ہائے تاریک روشن ہوئے آج وہ خود روشنی کی تلاش میں دربدر بھٹک رہا ہے جس گلشن کی عطر بیزیوں سے ایک عالم معطر ہوا تھا آج اس کے باغبان مغرب کے خارزار میں کسی پھول کی لطافت اور کسی کی بو کیلئے مصروف طلب ہے۔

اگر ہمیں حصول پر خوشی تھی تو آج محرومی پر ماتم بھی ہونا چاہیے، وہ کشتہ قسمت جو اپنا متاع خانہ یکسر گنوا بیٹھا ہو اس بات پر اظہار جوش مسرت کر سکتا ہے کہ ایک ماہ قبل وہ صاحب سیم و زر تھا؟ اب یہ مہینہ ہمارے لیے عطار و بخشش کی مسرت کا نہیں، ناقدری و کفرانِ نعمت کی مایوسی و حسرت سنجی کا ہے، عیش و نشاط کا نشان نہیں عبرت و مواعظت کی یادگار ہے، مسرت و فرحت کی علامت نہیں ماتم و حسرت کا سبب ہے۔ اس ماہ میں ہمارے لیے خوشی کے شادیانے نہیں درد کی صدائیں ہیں، مسرت کے قہقہے نہیں حزن و الم کے نالے ہیں۔

کاش۔ ہمارا لتہ حیات، اضطراب کے انگاروں سے دہک اٹھے اور ہمارے خوابیدہ جذبات مچل جائیں۔ احساس کے کانٹے ہماری رداء غفلت کو تار تار کر دیں اور بیداری کی چنگاری خواب غفلت کی دبیز تہوں کو جلا ڈالے۔ اے کاش۔۔!!



نیز سابقہ حکومت نے سیاسی وفاداری کی بنیاد پر جو ڈپو اور ایجنسیاں الاٹ کی تھیں انہیں منسوخ کر کے مستحق اور باعتماد حضرات کو دیئے جائیں۔

ملتان فائرنگ کیس:

یہ اجلاس ملتان میں مزدوروں پر وحشیانہ فائرنگ کی تحقیقات کے سلسلہ میں موجودہ طریق کار پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کیس کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے نیز مزدوروں کی چھانٹیاں رکوا کر محنت کشوں کے روزگار کا معقول تحفظ کیا جائے۔

قادیانی مسئلہ:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیت کے سلسلہ میں پارلیمنٹ کے فیصلہ کے قانونی تقاضے پورے کئے جائیں۔ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے۔ تحریف شدہ قرآن کریم اور دیگر لٹریچر ضبط کیا جائے۔ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے قادیانیوں کا الگ اندراج کیا جائے اور انہیں اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے باز رکھا جائے۔

مسئلہ کشمیر:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرانے کے لئے فوری اور موثر اقدامات کئے جائیں۔

زرعی اصلاحات:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ زرعی اصلاحات سے جن بڑے جاگیرداروں نے مختلف حیلوں سے اپنی زمینیں بچانے کی کوشش کی تھی ان کے خلاف مارشل لاء کے تحت تحقیقات کرائی جائے اور ان سے زائد زمینیں حاصل کر کے بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کی جائے۔

اصلاحی کمیٹیاں:

یہ اجلاس صوبہ پنجاب میں محلہ دار اصلاحی کمیٹیوں کی نامزدگی کے طریق کار کی مخالفت کرتا ہے اور اس رائے کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ نوکرشاہی کے ذریعہ نامزد کردہ کمیٹیاں نہ صرف یہ کہ عوامی مسائل حل نہیں کر سکیں گی بلکہ انہیں عوام کا اعتماد بھی حاصل نہیں ہوگا۔

پاور لومز کی صنعت:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ پاور لومز کی صنعت کو درپیش بحران کو ختم کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں اور بیرونی ممالک میں کپڑے کی منڈیاں تلاش کر کے مال کو کھپانے کا انتظام کیا جائے۔

خانپور فائرنگ کیس:

یہ اجلاس مدرسہ مخزن العلوم خانپور میں تحریک کے دوران فائرنگ کے مقدمہ کی از سر نو انکوائری کا مطالبہ کرتا ہے اور حکومت پر زور دیتا ہے کہ انکوائری جلد از جلد کرائی جائے۔

تحریک کے مقدمات:

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تحریک ختم نبوت، تحریک مسجد نور گوجرانوالہ، تحریک سول نافرمانی اور تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوران سیاسی کارکنوں کے خلاف درج کئے گئے تمام تر مقدمات واپس لئے جائیں۔

قومی اتحاد کی قیادت پر اعتماد:

یہ اجلاس پاکستان قومی اتحاد کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ ملک وقوم کے وسیع تر مفاد کیلئے قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور قومی اتحاد کے استحکام و ترقی کے لئے اپنے تمام تر وسائل صرف کریں گے۔

بقیہ: خوشی نہیں غم

جو ہمیں میر کارواں صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اور جس کی بدولت ہم دنیا کی عظیم ترین قوم کہلائے تھے اور جو ہمارا مایۂ فخر و ناز تھا، کیا ہمیں یہ گل شگفتگیاں اور خندہ رویاں زیب دیتی ہیں۔ آج جب کہ ہم ذلت و پستی کے نقطۂ انتہا کو چھو رہے ہیں اور غیر کی غلامی کی زنجیروں سے ہماری گردنیں بوجھل اور پاؤں بھاری ہیں۔

جبکہ ہماری ذہنیت، ہمارے اخلاق، ہمارے اعمال، ہمارے اصول، تمدن و اجتماع ہمارے خیالات ہمارے رجحانات، بلکہ ہماری پوری زندگی کا ڈھانچہ بدل گیا ہے اور ہمارے علم و فلسفہ، ادب و شاعری قانون و ضابطہ، عادات و اخلاق پر مغربی تمدن اور مغربی طرز فکر کی چھاپ گہری ہو چکی ہے، کیا ہمیں جوش مسرت کی خوش کامیاں بھلی معلوم ہوتی ہیں؟ جس امت کو "انسان کامل" صلے اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر پہلو عمل کے ہر زاویہ، تمدن کے ہر گوشہ اور اخلاق کے ہر انداز میں روحانیت کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ آج اس کا رُخ مکمل طور پر مادیت کی طرف ہو گیا ہے اور اس کے میلانات، نقطۂ نظر، نفسیات و ذہنیت، اخلاق و اجتماع، علم و ادب حکومت و سیاست، بلکہ تدین و عبادت اور وعظ و نصیحت تک میں مادیت غالب آگئی ہے۔

جس چراغ سے دوسروں کے خانہ ہائے تاریک روشن ہوئے آج وہ خود روشنی کی تلاش میں دربدر بھٹک رہا ہے جس گلشن کی عطر بیزیوں سے ایک عالم معطر ہوا تھا آج اس کے باغبان مغرب کے خارزار میں کسی پھول کی لطافت اور کسی کی بو کیلئے مصروف طلب ہے۔

اگر ہمیں حصول پر خوشی تھی تو آج محرومی پر ماتم بھی ہونا چاہیے، وہ کشتہ قسمت جو اپنا متاع خانہ تک گنوا بیٹھا ہو اس بات پر اظہار جوش مسرت کر سکتا ہے کہ ایک ماہ قبل وہ صاحب سیم و زر تھا؟ اب یہ مہینہ ہمارے لئے عطار و بخشش کی مسرت کا نہیں، ناقدری و کفران نعمت کی مایوسی و حسرت سنجی کا ہے، عیش و نشاط کا نشان نہیں عبرت و مواعظت کی یادگار ہے، مسرت و فرحت کی علامت نہیں ماتم و حسرت کا سبب ہے۔ اس ماہ میں ہمارے لئے خوشی کے شادیانے نہیں درد کی صدائیں ہیں، مسرت کے قہقہے نہیں حزن و الم کے نالے ہیں۔

کاش۔ ہمارا التہجیات، اضطراب کے انگاروں سینے دہک اٹھے اور ہمارے خوابیدہ جذبات مچل جائیں۔ احساس کے کانٹے ہماری رداء غفلت کو تار تار کر دیں اور بیداری کی چنگاری خواب غفلت کی دبیز تہوں کو جلا ڈالے۔ اے کاش!!



صبح نور طلوع ہونے دو

سخت جاڑے سرد ہواؤں کے باوجود ملتان سیاستدانوں کے گھیراؤ میں ہے۔ دعوتوں، استقبالیوں، مسجدوں اور رہائش گاہوں پر محدود جلسوں نے خوب گہما گہمی پیدا کئے رکھی ہے۔ ملتان کی فضا موسم کے لحاظ سے بھی اور سیاست کے لحاظ سے بھی جمی جمی تھی کہ پاکستان جمہوری پارٹی نے ایک دھماکہ کیا۔ نوابزادہ نصراللہ خان کے اعزاز میں ایک زبردست دعوت استقبالیہ ترتیب دی۔ نوابزادہ صاحب سعادت حج سے واپسی پر ملتان آئے تو یوں معلوم ہوا کہ موسم کی خزاں رخصت ہو چکی ہے اور ننھی ننھی تازہ کونپلوں سے صحن چمن سبزہ زار ہوا چاہتا ہے۔ ان تقریبات کی خوشبو ابھی فضا میں موجود تھی کہ مفتی صاحب لاہور جاتے ہوئے ملتان رُکے۔ پھر مولانا عبید اللہ انور آئے اور اس کے بعد تو یوں محسوس ہوا جیسے کہ بند ٹوٹ گیا ہے۔ ایک ایک دن میں کئی کئی رہنما اور کئی کئی تقریبات مسلم لیگ کے رہنما پورے لاؤ لشکر سمیت آئے۔ انہوں نے ملتان کے بعد ملتان سے اور بہاولپور ڈویژن میں ڈیرے ڈال دیئے۔ سیاسی جمود اس طرح ختم ہو کے رہ گیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ سیاسی پابندیوں کا عمل تار عنکوت ہے۔ یا کوئی پابندی ہے ہنیں!

چوہدری ظہور الٰہی ملتان آئے تو انہوں نے کالونی ملز کے شہداء کے خاندانوں کو دو سو ۲۰۰ روپے ماہوار وظیفہ دینے کا اعلان فرمایا اور انہوں نے مقامی مسلم لیگ کو حکم دیا کہ وہ شہدا کے ورثا کے نام اور ایڈریس لکھ بھیجیں۔ امید ہے یہ وظیفہ بغیر کسی تاخیر کے شہدا کے پسماندگان کو مل رہا ہوگا۔ نصرت بھٹو نے بھی بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ ہم تین سو ۳۰۰ روپے دیں گے۔ عام خیال یہ ہے کہ ان کے شوہر نامدار کی طرح ان کا اعلان بھی اخبارات اور رسائل تک رہے گا عمل نہیں ہوگا۔

این ڈی پی کے رہنما بھی ملتان آئے اور خوب آئے بیگم نسیم ولی خان، شیر باز مزاری اور راؤ مہروز آئے اور پھر ولی خان بھی آئے۔ ملتان کا پاسلوی خاندان جو کہ پہلے نیپ کا گھر سمجھا جاتا تھا اب منقسم ہو کے رہ گیا ہے، تحریک کے بعد خاندان کے سربراہ عبدالرحمٰن پاسلوی جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے جبکہ ان کے چھوٹے بھائی حبیب پاسلوی ابھی تک پی پی پی سے چپکے ہوئے ہیں اور ہوا کا رخ دیکھ رہے ہیں اس لئے کہ انہوں نے ہمیشہ ادھر منہ کیا جس طرف کی ہوا ہو۔ اب وہ زیادہ دیر تک پی پی پی میں ہنیں ٹھہرے گا۔ نئے آشیانے کی تلاش ہے جو کسی نہ کسی صورت میں ان کو مل جائے گا۔

بہر حال اسی خاندان کے چشم و چراغ جناب عبدالرشید پاسلوی نے ولی خان کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ بلاشک ملتان کی تمام تقریبات میں یہ سب سے بڑی تقریب تھی اور سب جماعتوں کے کارکنوں نے اس میں شرکت کی۔

شاعر جمعیتہ نے ایک نظم پڑھی جو کہ بہت مقبول ہوئی۔ گلوں اور خار کا تعلق ازل سے رہا ہے۔ جہاں یہ باغ و بہار لوگ آئے وہاں آثار قدیمہ جناب خان عبدالقیوم خان صاحب بھی آجکل ملتان ڈیرہ ڈالے پڑے ہیں۔ اخباری اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ڈبل بیرل خان نے اپنی دونالی کا رخ اب ملتان ڈویژن پر فکس کر دیا ہے۔

مولنا شاہ احمد نورانی اور مولنا عبدالستار خان نیازی بھی ملتان آئے مگر انہوں نے اب تمام تر توجہ شہر سے باہر مبذول رکھی۔ کوٹ ادو گئے تو ایک ہنگامہ کرا دیا۔ اللہ رحم کرے۔ مولانا نورانی صاحب خود تو افریقی ممالک کے دورے پر سدھار رہے ہیں اور جاتے جاتے یہ ٹکڑا اگ چھوڑ گئے ہیں۔ خانیوال کے گوریلوں نے سارے ملک کا ناطقہ بند کر دینے کی دھمکی دی ہے۔ یہ نامبارک شغل بھٹو صاحب لاکھوں روپے کے عوض بھی نہ کرا سکے جواب یہ خدائی فوجدار فی سبیل اللہ کرنے کو تیار رہیں۔ جسقدر بھی انکار کیا جائے یہ حقیقت ہے کہ دونوں طرف کے مجاہد پر تول رہے ہیں اور صفیں درست کر رہے ہیں۔

پاکستان قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کی ذمہ داری ہے کہ اس صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر باہمی مفاہمت کو مضبوط بنیادوں پر منضبط کرے تاکہ نظام مصطفےٰؐ کی وہ صبح طلوع ہو جس کی روشنی کے لئے سینکڑوں جوانوں نے اپنا خون، گرم گرم خون اس چراغ کے لئے پیش کیا جو نبی آخر الزماں کی شریعت کے نفاذ کے لئے فروزاں کیا جا رہا تھا اور اب اس نور کو اس روشنی کو جو شہیدوں کے خون سے پیدا ہوئی روکا جا رہا ہے۔ آنکھوں پر ہاتھ رکھے جا رہے ہیں کہ نظام مصطفےٰؐ کی ضیاء سے ان کی آنکھیں چندھیانے لگی ہیں۔ خدا کے لئے اس نور کا اس روشنی کا راستہ نہ روکو اسے پھیلنے دو تاکہ غربت۔ افلاس۔ تنگ نظری۔ کوتاہ خیالی۔ ظلم۔ حسد۔ رشوت اور قتل و غارت۔ بے انصافی۔ عدم مساوات۔ آمریت کے اندھیرے ختم ہوں۔ صبح نور طلوع ہونے دو تاکہ پاکستان میں نظام مصطفےٰؐ کا پرچم سربلند ہو سکے۔ غریب مزدور۔ کسان اور بے سہارا لوگ بھی زندوں کی طرح زندگی گزار سکیں۔

اگلے چند دنوں میں جماعت اسلامی کے امیر جناب مولانا محمد طفیل صاحب بھی ملتان آرہے ہیں۔ اس طرح اتحاد میں شامل تقریباً سبھی جماعتوں کے رہنما الگ الگ ملتان آچکے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ سب مل کر آئیں۔ ایک ہو کر آئیں، نہ صرف اسٹیج پر بلکہ دلوں کی گہرائیوں سے ایک ہوں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی سربراہ حضرت مولنا عبید اللہ انور بھی ملتان آئے۔ ہوائی اڈہ سے ہی کبیر والہ تشریف لے گئے۔ کبیر والہ میں شیخ الہند سوسائٹی

اور جمعیۃ علماء اسلام نے الگ الگ تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔

کبیر والا سے مولانا خانیوال تشریف لے گئے شہریوں کی طرف سے المنظر میں استقبالیہ دیا اور مولانا نے اس کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی جو کہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے زیر اہتمام خانیوال مسجد ایک مینار میں منعقد ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری نور الحق قریشی ایڈوکیٹ نے سیرۃ کانفرنسوں کا جو صوبہ گیر پروگرام بنایا ہے یہ کانفرنس بھی اسی کا حصہ تھی جو بہت کامیاب رہی۔ سیرۃ کا ایک اجلاس دار الحدیث مدرسہ قاسم العلوم میں بھی ہوا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا غلام مصطفےٰ بہاولپوری اور قاری نور الحق نے خطاب فرمایا۔

شاعر جمعیۃ مولانا ابو معاویہ سعید علی ضیاؔ نے استقبالیہ میں اپنا کلام پیش کیا جو حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی اور قائدین جمعیۃ کے اعزاز میں دی گئی تھی اور شیخ الہند بزم نے اس کا اہتمام کیا تھا۔

(جلسہ سیرۃ کی مکمل رپورٹ آئندہ اشاعت میں دی جا رہی ہے)۔

محمد یعقوب شیخ

ایک تعزیتی اجلاس

حکیم بابا سلطان احمد مرحوم کی یاد میں

ایک تعزیتی اجلاس حکیم بابا سلطان احمد مرحوم کی یاد میں بروز سوموار ۲ فروری منڈی روڈالہ روڈ جامع مسجد مکی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں منعقد ہوا زیر صدارت حکیم مولانا علی محمد چک ۲۷۲ گ ب داؤ آنہ امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل جڑانوالہ جس میں قاری حبیب الرحمن صاحب چک ۲۸۳ گ ب اور قاری یار محمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی پھر قاری مولانا عبدالکریم صاحب چک ۲۸ گ ب نے تقریر کرتے ہوئے کافی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے حق میں دعا مغفرت کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اس کے بعد مولانا حسین علی صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ انوار القرآن و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام منڈی وار برٹن ضلع شیخوپورہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم بابا سلطان احمد مرحوم صاحب کی تعزیت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ دوستو! آخر ہر ایک نے مرنا ہے جیسے بابا صاحب دنیا فانی سے کوچ کر کے دار آخرت کو تشریف لے گئے۔ ۱۹۵۱ء میں حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علیؒ صاحب لاہوری چک ۲۷۲ گ ب داؤ آنہ میں حکیم علی محمد اور رائے احمد علی خاں لمبردار کے ہاں تشریف لائے وہاں بابا صاحب حضرت شیخ التفسیر کی صرف زیارت کو آئے لیکن آپ کی تقریر سننے کے بعد بابا حضرتؒ لاہوری کا شیدائی ہو گیا اور آپکی بیعت کر لی۔ بعد بیعت کے پھر تو حضرت شیخ التفسیر کا وہ رنگ چڑھا کہ بابا صاحب ایک مبلغ اسلام بنے اور جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ کے ناظم اعلیٰ ٹھہرے اور تاحیات پھر دین کے رنگ میں ایسے رنگے گئے کہ اللہ کے توکل پر عمر گذار دی۔ حتیٰ کہ ایوب کے دور میں صوبائی ٹکٹ پر تحصیل جڑانوالہ سے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے انتخاب بھی لڑا۔ بھٹو کے دور میں اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کی خاطر اور مسئلہ تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں سرگرم حصہ لیا اور جیلوں میں بھی رہے۔ دور بھٹو میں تحصیل جڑانوالہ میں نظام مصطفےٰ کے لئے ضلع فیصل آباد میں قید میں رہے۔ اب ایسا آدمی مشکل ہی یہاں اس علاقہ میں پیدا ہوگا۔

اس کے بعد حضرت مولانا مسعود الرحمن صاحب خطیب جامع مسجد مکی منڈی روڈالہ روڈ نے دعا خیر فرمائی۔

دعا کی گئی کہ عتیق الرحمن عثمانی کو دینی تعلیم و خدمت اسلام پر اپنے سسر بابا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مشن پر زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

المرسل حکیم علی محمد امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل جڑانوالہ چک ۲۷۲ گ ب داؤ آنہ

ناظم جمعیۃ سرائے سدھو کو

حبس بیجا رکھنے کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام شہر کبیر والہ کے ناظم عبدالکریم نعمانی۔ مولانا محمد نواز قریشی، مولانا محمد شریف مولانا امداد اللہ ناظم اعلیٰ تحصیل اور حاجی میر احمد نے ایس۔ ایچ۔ او سرائے سدھو اللہ داد کے اس اقدام کی پرزور مذمت کی ہے کہ اس نے ناظم جمعیۃ سرائے سدھو حافظ محمد حنیف کے گھر میں داخل ہو کر ان کے اہل خانہ کی بے حرمتی کی اور ان کو اور ان کے والد کو تھانہ میں لے گیا اور تین دن تک حبس بے جا میں رکھا۔ تھانیدار مذکور غنڈوں کی پشت پناہی کرتا ہے اور پی پی کا گماشتہ ہے سیاسی انتقام کے طور پر اس اقدام کا مرتکب ہوا ہے اس لئے اس کو برطرف کیا جائے اور اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ جمعیت کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس ایس ایچ او کے خلاف مکمل کارروائی کی جائے اور اسے فوراً معطل کیا جائے۔

جمعیۃ میں شمولیت:

گذشتہ دنوں حضرت مولانا حافظ عبدالقیوم شاہ صاحب جانشین حضرت مولانا عبدالحئیؒ صاحب عرف بابا روشنی والا ضلع فیصل آباد نے اپنے احباب سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی۔ انہوں نے حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی اور مولانا مفتی محمود کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔

لاہور جمعیۃ کے رہنماؤں قاری عبدالحمید صاحب، میاں محمد حنیف صاحب، حافظ مرتضیٰ صاحب اور مولانا غلام اکبر سلیمانی نے مولانا کی جمعیۃ میں شمولیت کا خیر مقدم کیا۔

مولانا محمد ذکریا کا دورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ ۷ فروری۔ جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کی دعوت پر حضرت مولانا محمد ذکریا ۷ فروری کو ٹوبہ ٹیک سنگھ تشریف لائے۔ پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں کی کثیر تعداد نے ان سے ملاقات کی۔ عبدالحفیظ پیرزادہ کا مقابلہ مولانا نے جس پامردی اور جرأت سے کیا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے عوام نے انہیں حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے جانفروشانہ طریق کو زندہ کرنے پر بھرپور جذبات کے ساتھ سلام عقیدت پیش کیا۔

مولانا محمد ذکریا نے کارکنوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی اتحاد کی جماعتوں کا باہمی انتشار نظام مصطفےٰ کی منزل کو ہم سے بہت دور لے جائیگا۔ قومی اتحاد کے رہنماؤں نے عوام سے جو وعدے کر رکھے ہیں جب تک وہ وعدے مکمل طور پر پورے نہ کر دیئے جائیں قومی اتحاد کو ہر قیمت پر برقرار رہنا چاہیئے۔ انہوں نے فرمایا کہ

جس جماعت کے رہنما قومی اتحاد سے علیحدگی کا سوچیں اس جماعت کے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے رہنما کا محاسبہ کریں اور انہیں مجبور کریں کہ وہ ملک میں نظام اسلام قائم ہونے تک اتحاد کو برقرار رکھیں۔ انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ سماجی بھلائی کے کاموں میں بھرپور حصہ لیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انسانیت کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں۔

بعد ازاں جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ان کے اعزاز میں امیر جمعیۃ ٹوبہ ٹیک سنگھ، حافظ عبدالمجید کے مکان پر ایک ظہرانہ کا اہتمام کیا جس میں پنجاب جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا محمد عمر لدھیانوی جمعیۃ علماء اسلام ضلع فیصل آباد کے سرپرست مولانا محمد اختر صدیقی ضلعی جمعیۃ کے امیر مولانا نور احمد مظاہری جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ناظم عمومی احمد یعقوب چوہدری جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ شہر کے امیر چوہدری ضیاء الدین ایڈووکیٹ و دیگر اراکین جمعیۃ و ممتاز شہریوں نے شرکت کی۔

مزید یہ کہ مولانا محمد زکریا نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں انہوں نے مقامی صحافیوں کے سوالوں کے جوابات بہت ہی عالمانہ انداز سے دیئے۔ مولانا کے دورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہر مکتب فکر کے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بعد مولانا کمالیہ تشریف لے گئے۔

طالبہ کے اغوا اور قتل کے مجرموں کو گرفتار کیا جائے۔ مولانا محمد ذکریا

کراچی۔ ۱۱ فروری۔ پاکستان قومی اتحاد کے ممتاز رہنما اور جمعیۃ علماء اسلام کراچی سینٹر کے امیر الحاج مولانا محمد ذکریا نے آٹھ سالہ طالبہ اعزاز کے قتل کرنے کے دہشتناک واقعہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتظامیہ جان و مال کی تحفظ میں ناکام ہو چکی ہے۔ مولانا ذکریا نے اپنے بیان میں اس طالبہ کے والدین اور لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم آپ کے رنج و غم میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک انتظامیہ کے مجرموں کو گرفتار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ جبکہ جرائم پیشہ لوگوں کی فہرستیں انتظامیہ کے پاس ہر وقت رہتی ہیں۔ مولانا نے کہا اس واقعہ کے مجرموں کو گرفتار کر کے اگر عبرتناک سزا نہ دی گئی تو آئے دن اس قسم کے واقعات ہوتے جائیں گے گھرانوں کو ویران کرتے رہیں گے اور والدین کو ان کے لخت جگروں سے محروم کرتے رہیں گے۔

مولانا نے کہا ہمیں انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ انتظامیہ کے دور میں اس قسم کے سنگین اور جرائم پیشہ افراد کے حوصلے بڑھ گئے ہیں جس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ کے حکام پر ہے۔ مولانا نے کہا کہ مارشل لاء کے دور سے بہتر اس قسم کے جرائم پیشہ افراد کے قلع قمع کا اور کونسا وقت ہوگا۔ اس لئے ہم مارشل لاء کے حکام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اختیارات کو کام میں لاتے ہوئے پولیس اور دیگر محکموں کو عوام کی جان و مال کے تحفظ کا پابند بنائیں

محمد احمد شہباز، سیکرٹری اطلاعات

علامہ اقبال کالونی کو مسمار کرنے پر کے ڈی اے انتظامیہ کے خلاف تحقیقات کی جائے۔

کراچی۔ ۱۱ فروری۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی سینٹر کے سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد احمد شہباز نے علامہ اقبال کالونی واقع سپر ہائی وے کو مسمار کرنے پر کے ڈی اے انتظامیہ اور پولیس اہلکار کے خلاف ایک بیان میں کہا ہے کہ کے ڈی اے کے عملہ نے عرصہ دراز سے آباد سینکڑوں تعمیر شدہ مکانوں کو مسمار کر کے غریبوں کے ساتھ جو ظلم و ستم کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ ان غریبوں نے سابقہ حکومت کی یقین دہانی پر اپنے سر چھپانے کے لئے مکانات بنائے تھے اور تین سال سے کے ڈی اے انتظامیہ اس کالونی میں مکانوں کی تعمیرات کو خاموش تماشائی کی حیثیت سے دیکھتی رہی انہوں نے کہا کہ ایک طرف جنرل ضیاء الحق کچی آبادیوں کو مستقل قرار دینے کا اعلان کر چکے ہیں اور دوسری طرف کے ڈی اے کی انتظامیہ کے سابقی حکومت کے وفادار اور نمک خوار آئے دن ہی بنائی آبادیوں کو ویران کرنے پر تلے ہوئے ہیں اس طرح وہ مارشل لاء انتظامیہ کی عبوری حکومت کو ایک گھناؤنی سازش کے تحت بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ متاثرہ لوگوں نے بتایا کہ کے ڈی اے اور پولیس نے سیمنٹ کی بوریاں اور دیگر سامان اٹھانے کی دھمکی دے کر ان سے رشوت بھی وصول کی اور اس طرح سے بدنام زمانہ دونوں محکموں کے ملازمین بے گھر افراد کی بد دعائیں لیتے ہوئے چلے گئے۔

قاضی عبدالحئی کی وفات پر اظہار رنج و غم

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی اور ترجمان اسلام کے ایڈیٹر جناب اکرام القادری نے گذشتہ دنوں بٹ خیلہ مالاکنڈ ایجنسی میں جمعیۃ علماء اسلام کے سرپرست اور علاقہ کے بزرگ

قومی اسمبلی کے سابق رکن نواب محمد بخش لکھویرا اور دیگر افراد کا جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان۔

مجھے مولانا درخواستی، مولانا مفتی محمود، مولانا انور اور مولانا محمد شریف کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔

چشتیاں۔ علاقہ کے معروف زمیندار لکھویرا خاندان کے سربراہ اور قومی اسمبلی و صوبائی اسمبلی کے سابق رکن نواب محمد بخش آف لکھویرا نے گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا اور مرکزی نائب امیر مولانا محمد شریف وٹو کے اعزاز میں دیئے گئے ایک استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ میں مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مولانا مفتی محمود، مولانا عبیداللہ انور اور مولانا محمد شریف وٹو کی قیادت پر مکمل اعتماد رکھتے ہوئے ان کی سرپرستی میں نظام شریعت کے نفاذ کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لوں گا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کے ناظم مولانا شبیر احمد شاد نے نواب محمد بخش لکھویرا کی جمعیۃ کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی تشریف آوری علاقہ میں جمعیۃ کی ترقی و استحکام کا باعث ہوگی۔ علاوہ ازیں تحریک استقلال کے راہنما سید آفتاب حسین شاہ نے بھی اس موقع پر تحریک سے علیحدگی اور جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور صوبائی اسمبلی کے سابق آزاد امیدوار راؤ عزیز الرحمن بھی اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے۔

عالم دین حضرت مولانا قاضی عبدالحئی صاحب کی وفات پر ان کے خاندان سے اظہار رنج و غم کیا اور قاضی صاحب کی خدمات کو سراہا۔

اس کے بعد سمہ کوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کے غیر رسمی ضلعی اجلاس کے موقع پر مرحوم کے بھائی جناب قاضی .... صاحب اور فرزند قاضی عبدالخالق صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اور مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سرگرمی سے جدوجہد کرنے کا اعلان کیا۔

ضلعی سیرۃ کانفرنس چشتیاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کی سیرت کانفرنس چشتیاں شہر میں منعقد ہوئی۔

صوبائی راہنما ایک بجے دن بہاولپور سے چشتیاں تشریف لائے تو کارکنان جمعیۃ ضلع بہاولنگر نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔

بعد نماز ظہر ۲ بجے دن مدرسہ اشاعت العلوم چشتیاں میں صوبائی راہنماؤں کو ضلع بہاولنگر کے کارکنوں کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا جس میں مولانا غلام مصطفٰی بہاولپوری، مولانا احمد سعید لدھیانوی، سید امین گیلانی، مرزا جانباز، قاری نور الحق ایڈووکیٹ، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا محمد لقمان، مولانا غلام ربانی نے کارکنوں سے خطاب کیا۔ جماعت کے پروگرام کو گھر گھر پہنچانے کی ہدایت کی گئی۔

بعد نماز عصر پانچ بجے شام دفتر جمعیۃ علماء اسلام بخاری چوک چشتیاں میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مذکورہ رہنماؤں نے ملکی اور علاقائی مسائل پر خصوصی توجہ دی اور محدود سیاسی سرگرمیوں کو فوراً بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔

رات بعد نماز عشاء جامع مسجد چشتیاں میں ایک عظیم الشان سیرت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تقریباً ضلع کے ہزاروں کارکنوں نے شرکت کی۔

کانفرنس حاجی شبیر محمد صاحب امیر جمعیۃ چشتیاں کے زیر صدارت شروع ہوئی جس میں مولانا محمد شریف صاحب وٹو نائب امیر مرکزیہ مولانا غلام ربانی، قاری نور الحق، مولانا محمد لقمان، مولانا منظور احمد، مولانا قاری محمد حنیف، مولانا احمد سعید لدھیانوی، مولانا غلام مصطفٰی بہاولپوری، سید امین گیلانی، مرزا غلام نبی جانباز نے سیرت پر مفصل خطاب فرمایا۔ جلسہ میں چند قراردادیں پاس کی گئیں۔

حیدرآباد وارڈ بی سی ای

آج حسب سابق حلقہ وارڈ بی۔سی۔ای کے کارکنوں کا ہفتہ وار اجتماع ہوا جس میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب مالک شافی دواخانہ نے سیرۃ طیبہ کے موضوع پر بہت ہی عمدہ طریقہ پر درس قرآن دیا۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عادات اور لین دین کے معاملات پر روشنی ڈالی اور انہوں نے انتہائی فیصلہ کن انداز میں واضح کیا کہ عشق مصطفٰیؐ کی دلیل سنت مصطفٰیؐ پر عمل ہے اور مردہ سنت کو زندہ کرنے پر سو شہیدوں کے اجر کا وعدہ کیا گیا ہے لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ مضبوطی کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی طریقوں پر مکمل عمل کرنے والے بن جائیں اسی میں ہماری نجات و کامیابی ہے۔

حیدرآباد لطیف آباد

حیدرآباد جمعیت علماء اسلام لطیف آباد سائیٹ ایریا اور گاڑی کھاتہ کا ایک مشترکہ اجتماع حاجی کرامت اللہ کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ ناظم اعلٰی جمعیت علماء اسلام لطیف آباد سائیٹ ایریا حافظ محمد طاہر نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام فرقہ پرستی اور ہر قسم کے تعصب سے پاک ایک ترقی پسند جماعت ہے۔ مزدوروں کسانوں، طلباء اور عوام کو اتفاق و اتحاد کی دعوت دیتی ہے کہ ہمارے مسائل کا حل نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ میں ہے اور اس مقصد کو قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اجلاس میں جمعیۃ مزدور رابطہ کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا اور جناب نور البصر کو جمعیت مزدور رابطہ کمیٹی کا کنوینر مقرر کیا گیا۔

اس کے علاوہ جناب محمد ابراہیم صاحب کو کچا قلعہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا کنوینر مقرر کیا گیا۔ اجلاس میں کئی قراردادیں بھی منظور ہوئیں۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن غلام حیدر کے ورثاء کو ٹرک ۵۱۷ کے مالک سے معاوضہ دلایا جائے جو مذکورہ ٹرک سے ہلاک ہوئے اور ٹرک ڈرائیور خورشید کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

دوسری قرارداد میں کہا گیا ہے کہ امرکین کوارٹر میں ایک آوارہ گرد عورت نے ایک بارہ روزہ بچے کو گھر سے اغواء کیا ہے، انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ بچے کو برآمد کر کے عورت کو گرفتار کیا جائے۔

اور مطالبہ کیا گیا کہ سندھ کے تمام پولیس افسران کو دوسرے صوبوں میں مقرر کیا جائے کیونکہ سندھ پولیس خود جرائم، لاپرواہی اور غفلت میں ملوث ہے۔

ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ شناختی کارڈ کا حصول ایک سنگین مسئلہ اختیار کر گیا ہے اس لئے شناختی کارڈ کے حصول کو آسان بنایا جائے۔

ایک قرارداد میں قائد قومی اتحاد مولانا مفتی محمود اور دوسرے قائدین پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

اظہار تشویش:

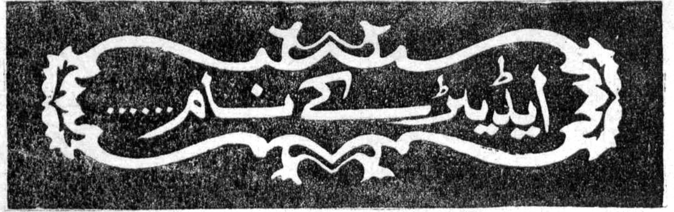
جامع مسجد مدنی نوشہرہ درکاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا جس سے حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولانا شہاب الدین صاحب، مولانا محمد اسحاق صاحب اہلحدیث نے خطاب فرمایا۔ عوام الناس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کو اپنانے کی ترغیب دی۔

دارالعلوم مدنیہ کے طلباء نے بھی حصہ لیا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ ملک میں غنڈہ گردی اور بڑھتی ہوئی مہنگائی پر اظہار تشویش کیا۔ ملک میں جلد از جلد انتخابات کرانے کی استدعا کی گئی۔

عبدالحسیب کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے

زاہد الراشدی

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی نے گذشتہ روز ساہیوال میں جمعیۃ کے نوجوان راہنما عبدالمتین چودھری ایڈووکیٹ کے بڑے بھائی عبدالحسیب کے المناک قتل پر ان کے اہل خانہ سے تعزیت کی اور ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی۔ مولانا مفتی ضیاء الحسن اور مولانا سید امیر حسین گیلانی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اس موقع پر آپ نے ایک بیان میں مطالبہ کیا کہ عبدالحسیب شہید کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔





قارئین توجہ فرمائیں

قارئین کے مسلسل اصرار اور بڑھتے ہوئے مسائل کے باعث ادارہ ترجمان اسلام نے اس ہفتہ سے "ایڈیٹر کے نام خطوط" کا صفحہ شروع کیا ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ اپنے تمام مسائل و مشکلات اور رسالہ ہذا کے بارے میں اپنی تجاویز و آراء شعبہ "ایڈیٹر کے نام خطوط" کو ارسال کریں۔ مراسلات پر نام و پتہ مکمل لکھیں۔ نام پتہ کے بغیر مراسلات شائع نہیں کئے جائیں گے۔ تمام مراسلات کاغذ کے ایک طرف اور صاف صاف لکھے ہونے چاہئیں۔ گندے اور کاغذ کے ہر دو اطراف لکھے ہوئے مراسلے شائع نہیں کئے جائیں گے۔ نیز خطوط مختصر ہونے چاہئیں۔ (ادارہ)

مکرمی ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی! آج پچھلے ہفتہ یعنی یکم ربیع الاول ۹۸ھ ۱۰ فروری ۱۹۷۸ء کا شمارہ دیکھا۔ ماشاء اللہ ترجمان اسلام کی ترقی خوب ہوئی ہے اور اس کے ٹائٹلوں نے تو سونے پر سہاگا کا کام کیا ہے۔ ترجمان اسلام میں ایک بہت ہی دلچسپ اور سنسنی خیز سلسلہ تھا جو کہ "رازداں کے قلم سے" ہوتی تھی۔ مگر آپ نے رازداں جناب برادرم حافظ حسین احمد صاحب کا نام شائع کرکے قارئین کا سسپنس ختم کر دیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے اس اقدام نے اس مضمون کی اہمیت کو ختم کر دیا ہے۔ اس لئے مہربانی فرما کر آئندہ حافظ حسین احمد صاحب کا نام نہ شائع کریں اور اس مضمون کو صرف اور صرف "رازدان کے قلم سے" ہی شائع کیا کریں۔ کیونکہ یہ اتنا مشہور ہو گیا تھا کہ کراچی کے اخباری نمائندے اور بعض ہفت روزہ رسالوں کے ایڈیٹروں اور عملے نے کتنی ہی مرتبہ انکا نام پوچھا اور بڑے شوق سے اسے پڑھتے تھے۔ مہربانی سے اسے جاری رکھیں۔

محمد اسلم شیخ

ہاسٹل نمبر ۱، کمرہ نمبر ۴۰، ٹی ای سی ہری پور

ٹرانسپورٹ کا فقدان:

مکرمی! ایڈیٹر صاحب السلام علیکم

قصبہ کامیکی جس کی آبادی تقریباً پانچ ہزار نفوس پر مشتمل ہے، ٹرانسپورٹ کے اہم ذریعہ سے عرصہ تیس سال سے محتاج ہے۔ ہمارے ہاں صرف ریل ذریعہ آمدورفت ہے جس سے عام لوگوں اور تجارت پیشہ لوگوں کو خصوصاً بڑی دشواری ہے کیونکہ برانچ لائن ہونے کی وجہ سے ریل کی آمدورفت وقت کی پابندی سے بے نیاز ہے۔

۲۔ جناب والا یہاں کی ستر فیصد آبادی تجارت پیشہ ہے۔ یہ چاولوں کی مشہور و معروف منڈی ہے۔ یہاں سے لاکھوں روپے کا چاول ملک کے تمام حصوں میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ آمدورفت کا نظام نہ ہونے کے باعث تجارت پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ عرصہ تیس سال سے کافی کوشش کی گئی ہے لیکن ہماری آج تک رسائی نہیں ہو سکی ہے۔ اگر سکھیکی اور حافظ آباد کو پختہ سڑک کے ذریعہ ملا دیا جائے تو ہمارا رابطہ براہ راست سارے ملک کی منڈیوں سے ہو سکتا ہے کیونکہ ہمارا قصبہ ان دونوں قصبوں کے درمیان ریلوے اسٹیشن ہے۔ اس طرح اس علاقہ کی دیرینہ خواہش پوری ہو سکتی ہے۔

۳۔ یہاں پر ایک ہائی سکول ہے جو عرصہ ۴-۵ سال مڈل حصہ ہے۔ ہائی حصہ بن گیا ہے۔ اس میں دیہات سمیت تقریباً دس ہزار آبادی کامیکی درسگاہ استفادہ حاصل کرتا ہے لیکن اس کی عمارت قابلِ رحم ہے۔ صرف تین کمرے ہیں اور دس کلاسیں ہیں۔ عوامی حکومت کے دور میں اس کی عمارت کے لئے پچھتر ہزار روپے کی گرانٹ منظور ہوئی تھی جو کافی نہ ہونے کی وجہ سے کسی ٹھیکیدار نے ٹینڈر نہ لیا اور رقم واپس خزانہ میں جمع ہو گئی۔ آج تک ہمارے سکول کی بلڈنگ کا کچھ بھی نہ بن سکا۔ جب کبھی بارش یا گرمی ہوتی ہے تو سکول کی حالت قابلِ رحم ہوتی ہے۔ مہربانی فرما کر حکومت کے نوٹس میں لاکر اس علاقہ کی دعائیں لیں۔

(متعدد افراد کے دستخط)

تربیلا ڈیم کے مزدوروں کی مشکلات

مکرمی ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے ہم چند شکایات و مشکلات برائے ہمدردانہ غور جناب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ہم مزدور اپنے پاک وطن سے بے روزگاری کے خاتمے اور ملک کو بجلی اور غلے میں خودکفیل بنانے کے لئے دن رات انتہائی جانفشانی کے ساتھ خون پسینہ ایک کرکے اس قومی ڈیم کی تعمیر و ترقی میں لگے ہوئے ہیں، لیکن افسوس کا مقام ہے کہ چار ارب پچاس کروڑ روپیہ

تخمینہ میں تعمیر ہونے والا ڈیم مختلف قسم کی بدعنوانیوں اور سازشوں کی وجہ سے پندرہ، سولہ ارب روپے میں بھی مکمل نہ ہو سکا جو کہ مفاد پرست افسران کے گٹھ جوڑ، رقومات میں خورد برد، ناقص میٹیریل کی خریداری اور استعمال۔ اعلیٰ اور کارآمد میٹیریل کی چوری اور کفایت سے کام نہ لینے کی وجہ سے مکمل نہ ہوا اور اس کی مدت مزید دو سال کے لئے بڑھائی گئی ہے جبکہ کئی ارب روپیہ اور دیا گیا ہے۔

انتظامیہ نے اپنی بدعنوانیوں کو چھپانے اور حکومت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی خاطر ڈیم کی تکمیل کا اعلان تو کر دیا لیکن ڈیم میں پیدا ہونے والے نقائص نے ان کی اس فریب کاری کا جلد ہی پردہ چاک کر دیا جو کہ ان نقائص پر کئی ارب روپے اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔ انتظامیہ کی ان بدعنوانیوں اور نقائص کی وجہ سے پہنچنے والے شدید نقصان پر پریس اور شہریوں نے واویلا کیا تو سابقہ حکومت نے مجبوراً ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا لیکن نامعلوم مصلحتوں کی بنا پر تا حال کوئی تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر نہیں آئی اور نہ ہی کسی ذمہ دار کو کوئی سزا دی گئی۔ اس ڈیم کی اہمیت کی وجہ سے مزدور دن رات، سردی و گرمی میں انتہائی ایمانداری اور جانفشانی کے ساتھ دنیا و مافیہا سے بے خبر اپنی جانوں تک کی پرواہ کئے بغیر ایک قابل تحسین جذبے کے تحت کام کرتے رہے لیکن انتظامیہ کے لٹیرے اور بدعنوان افسران نے مزدوروں کے اس نیک جذبے کی قدر نہ کی اور انہیں ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

ملک دشمن، نااہل دولت کے پجاری افسران کی بدعنوانیوں، لوٹ مار، غبن اور دیگر سنگین سازشوں کو بے نقاب کرنے کے جرم میں ایمپلائز یونین کے صدر شمروز خان پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ انہیں قید و بند کی صعوبتیں دی گئی ہیں اور شمروز خان کا ڈیم کی حدود میں داخلہ بند کر دیا گیا۔ اسی قسم کی کاروائی ہر اس مزدور کے ساتھ کی گئی جو انتظامیہ کے ملک دشمن اور ڈیم کو نقصان پہنچانے کے اقدامات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ غیر ملکی چیف سیکیورٹی آفیسر مسٹر بگسی اور سیکیورٹی آفیسر ظہور نے مزدوروں کی جھوٹی رپورٹیں تیار کیں۔ مزدوروں کو طعنے اور گالی گلوچ کرنا اور تنگ کرنا شروع کر دیا تاکہ انتظامیہ کی بدعنوانیاں منظر عام پر نہ آسکیں۔ انتظامیہ کے ان دو افسران سے خفیہ سروسز کے ذریعے بہت سے افسران کی بدعنوانیوں کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

حکومت نے مزدوروں کی کارکردگی سے متاثر ہو کر بونس کے لئے پچیس کروڑ روپے کی خطیر رقم دی لیکن ڈیم کی انتظامیہ نے یہ رقم مزدوروں میں تقسیم نہ کی اور جب مزدوروں نے اس کا مطالبہ کیا تو مزدوروں کو رقم تقسیم کرنے کی بجائے مزدوروں کو ڈسمس ڈسچارج کرنے اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمات درج اور رپورٹیں کی گئیں۔ کمپنی کے ڈاکٹر سے طبی معائنے کے بہانے انہیں انشورنس سے محروم کر دیا گیا۔ غرض ہر حیلے بہانے مزدوروں کا معاشی قتل عام کیا گیا۔ مزدوروں کے معاشی قتل عام، جملہ آئینی قانونی انسانی حقوق کے خاتمے اور جبر و تشدد کے روح فرسا واقعات سے سنگدل انسان بھی کانپ جائے لیکن مزدوروں نے اس قومی ڈیم کے لئے ہر ظلم برداشت کیا۔

ہم جناب سے اپنے اوپر ہونے والے مظالم ختم کرنے کی استدعا کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے وہ آئینی اور قانونی حقوق جو سابقہ حکومت کے دور میں سلب کرلئے گئے ہیں ۱۵ فروری ۱۹۷۸ء تک واپس دلائیں۔ اگر مذکورہ تاریخ تک مزدوروں کو مطمئن نہ کیا گیا تو راست اقدام کی تمام ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

مطالبات درج ذیل ہیں۔

۱۔ اس ڈیم کو سازش، غلطی یا دھاندلی کی وجہ سے جو نقصانات ہوئے ہیں اس کو غیر جانبدارانہ تحقیقات کرنے کے لئے ایک اعلیٰ اختیاری کمیشن مقرر کیا جائے جس میں مزدوروں کو بھی شامل کیا جائے۔

۲۔ ڈیم میں ابتدا سے اب تک موجود افسران اور میٹیریل سپلائی کرنے والے متعلقہ افراد کا محاسبہ کیا جائے اور ان کے خلاف تحقیقات کو منظر عام پر لایا جائے۔ اس محاسبے میں میٹیریل، اسکریپ اور راشن سپلائی کرنے والے ٹھیکیداروں کو بھی شامل کیا جائے اور ان تمام پر غداری، ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے، سازش اور خورد برد کے الزامات میں مقدمات چلائے جائیں۔

۳۔ پیراگراف ۲ ص ۲ میں مذکور تمام افسران، ٹھیکیداران اور افراد کے ابتدا سے اب تک کے اثاثوں کی چھان بین کی جائے ان کے بنک بیلنس اور جائیداد کا پتہ چلا کر منظر عام پر لائی جائے اور ان کے بنک بیلنس اور جائیدادیں ضبط کی جائیں۔

۴۔ مزدوروں کی اعلیٰ کارکردگی پر سابقہ حکومت کی طرف سے ملنے والی پچیس کروڑ روپے کی بونس کی رقم کو جلد از جلد مزدوروں میں تقسیم کیا جائے اور اس میں تمام مزدوروں کو جن مزدوروں نے ڈیم پر ایک ایک سال کام ہے، شامل کیا جائے۔

۵۔ ڈیم پر تمام ہوٹلوں کو سرکاری نرخ پر کوٹہ مقرر کیا جائے اور نرخ سابقہ ریٹ پر مقرر کئے جائیں۔

۶۔ مزدوروں کا حکومت کی طرف سے منظور شدہ بورڈ سے طبی معائنہ کرایا جائے اور اس سے پہلے طبی معائنے میں برخاست مزدوروں کو بحال کیا جائے جو کہ کمپنی کے ڈاکٹر کے طبی معائنے پر نکالے گئے ہیں۔

۷۔ چیف سیکیورٹی آفیسر اور سیکیورٹی آفیسر کو فوری طور پر ڈیم سے نکال دیا جائے۔ اور ان پر غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔

۸۔ ڈیم کے مزدوروں پر ایک سازش کے تحت نافذ لازمی سروسز ایکٹ ختم کیا جائے اور مزدوروں کے بنیادی حقوق بحال کئے جائیں اور کمپنی کے لیبر آفیسر کیپٹن محمد شریف کو بھی ڈیم سے نکالا جائے اور اس کے خلاف تحقیقات کی جائے۔

۹۔ سفارش اور ناجائز طور پر بھرتی بند کی جائے اور یونین سے طے شدہ معاہدے کے مطابق اہلیت و تجربے کی بنیاد پر ڈیم سے متاثرہ دیہات کے باشندوں، ڈیم سے نکالے گئے پرانے ورکروں اور مستحق ہونے والے مزدوروں کو اولیت دی جائے۔

۱۰۔ ڈیم کی تعمیر کے لئے مٹی حاصل کرنے کے لئے جو زمین لی گئی تھی اس کو قابل کاشت بنانے کیلئے مالکان کو بلا جواز روکا نہ جائے۔ اور مالکان کو زمین قابل کاشت بنانے کے لئے آسان اقساط پر زرعی قرضے، کھاد اور ٹریکٹر مہیا کئے جائیں تاکہ غلہ کی پیداوار میں اضافہ ہو۔

۱۱۔ ایمپلائز یونین کے صدر شمروز خان کو انتقاماً ذہنی و جسمانی اذیتیں دی گئی ہیں اور انہیں قید و بند کی صعوبتیں دی گئی ہیں ان کا ازالہ کیا جائے اور انہیں ان کا معاوضہ دیا جائے۔ نیز ڈیم پر اور اس کی حدود میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔

۱۲۔ جو مزدور بغیر کسی نوٹس، چارج شیٹ یا انکوائری کے اس خدشے کے تحت نکالے گئے ہیں کہ انتظامیہ کی بدعنوانیاں ظاہر نہ ہوں، انہیں فوراً بحال کیا جائے۔ خصوصاً سیکیورٹی گارڈ جن کی ملازمت آٹھ آٹھ نو نو سال ہے اور ڈیم سے متاثرہ دیہات کے باشندے

منجانب:- مظلوم مزدوران تربیلا ڈیم و ممبران ڈیم وفل جے وی ایمپلائز یونین۔

رسول کریم کی حیات طیبہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے

ہم رسول کریم کے نقش قدم پر چل کر ہی اسلامی انقلاب لائیں گے

(قائد طلباء میاں محمد عارف)

جمعیت طلباءِ اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر ۴۔ بی شاہ عالم مارکیٹ میں ۲۰ فروری کو سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر ایک جلسہ ہؤا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی صدر جناب میاں محمد عارف نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو مشعل راہ بنائیں۔ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ساتھ بھی ایمان داری اور ہمدردی کی جس کی وجہ سے کفار بھی آپ صلعم کو صادق اور امین کا لقب دیتے تھے۔ آئیں آج ہم بھی عہد کریں کہ ہم رسول کریم صلعم کی زندگی پر چلیں گے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت کی تبلیغ و اشاعت کریں گے۔ اور پاکستان میں اسلام کے خلاف ہر اٹھنے والی آواز کو ہمیشہ کے لئے زمین میں دفن کر دیں۔

سیالکوٹ:

جمعیت طلباءِ اسلام تحصیل شکر گڑھ کا اجلاس ہؤا۔ اجلاس میں انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست : مولانا عبید اللہ صاحب

صدر : حافظ شبیر احمد، گورنمنٹ کالج، شکر گڑھ

نائب صدر : زاہد جاوید راہی، گورنمنٹ کالج، شکر گڑھ

جنرل سیکرٹری : محمد نواز انجم، گورنمنٹ کالج

سیکرٹری : حافظ عبید اللہ، گورنمنٹ کالج، شکر گڑھ

ناظم مالیات : وسیم احمد، گورنمنٹ ہائی اسکول، شکر گڑھ۔

ناظم نشریات : محمد افضل

رستم (ضلع سکھر)

گذشتہ دنوں جمعیت طلباءِ اسلام کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا صفی بخش صاحب دفتر میں ہوا۔

اجلاس میں ساٹھ طلباء نے شرکت کی۔

اجلاس سے سید سراج احمد شاہ صاحب امروٹی، اور حضرت مولانا عبد الحق صاحب، حضرت مولانا عبد القادر صاحب نے طلباء سے خطاب کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جمعیت طلباءِ اسلام فکر شاہ ولی اللہ لے کر میدان میں نکل آئی ہے اور لِلّٰہِ الامر کے پرچم تلے قرآن کے قانون کے لئے کوشاں ہے، اور انشاءاللہ جلد ہی ملک میں اسلامی انقلاب لانے میں جمعیۃ طلباءِ اسلام کامیاب ہو جائے گی۔

پیر گوٹھ:

جمعیۃ طلباءِ اسلام کا پیر گوٹھ کا اجلاس زیر صدارت مولانا خوشی محمد ہوا۔ اجلاس میں انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر : دین محمد مہر

نائب صدر : عطاء اللہ شاد

ناظم عمومی : جناب خلیل احمد بلوچ

ناظم نشریات : عبید اللہ بھٹو

ناظم مالیات : منظور احمد گلال

جمعیۃ طلباءِ اسلام ٹھل نو کا اجلاس

جمعیت طلباءِ اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت عبد الغنی انصاری ہوا جس میں کالجوں اور سکولوں کے کافی طلباء نے شرکت کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عبد الغنی نے کہا کہ سکول اور کالج اور یونیورسٹی کے نصاب کو مکمل اسلامی بنایا جائے تاکہ طلباء مکمل اسلامی نظام پر عمل کر سکیں۔

میرپور خاص:

جمعیۃ طلباءِ اسلام پاکستان ضلع میرپور خاص کا ہفت روزہ اجلاس محمد الیاس تمنا ہؤا۔ اجلاس میں انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر — محمد الیاس تمنا

نائب صدر — حافظ منظہر حسین

ناظم عمومی — حافظ عبد الحفیظ

ناظم نشریات — محمد شاہد راجپوت

ناظم مالیات — مطلوب احمد

اجلاس میں کوچنگ ٹیوشن سینٹر کا انتظام کیا گیا ہے جس میں نویں اور دسویں کے طلباء کو داخلہ

مل سکتا ہے۔

لاڑکانہ:

جمعیۃ طلباءِ اسلام لاڑکانہ کا ایک اجلاس ہوا۔ اجلاس سے ضلع لاڑکانہ کے خالد محمود سومرو اور مسٹر زبیر احمد سومرو نے خطاب کیا۔

خالد محمود نے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں جلد از جلد اسلامی نظام تعلیم رائج کیا جائے۔

اور مزید انہوں نے تحریک نظام مصطفےٰ کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ عوام نے صرف اور صرف نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے لئے قربانیاں دی ہیں اور انشاء اللہ پاکستان میں نظام مصطفےٰ نافذ ہو کر رہے گا۔

انتخاب:

صدر : خان محمد چاچڑ

ناظم عمومی : خالد محمود سومرو، چانڈکا میڈیکل کالج، لاڑکانہ۔

خازن : زبیر احمد

ناظم نشریات : حبیب الرحمٰن

ضلع لاہور حلقہ رحمٰن پورہ:

جمعیۃ طلباءِ اسلام پاکستان ضلع لاہور حلقہ رحمان پورہ کا ہفت روزہ اجلاس مسعود احمد کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس میں گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور کے طالب علم راہنما حافظ محمد طاہر نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "علماء حق کی قیادت کے بغیر اسلامی انقلاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسلامی انقلاب کو دنیا کی کوئی طاقت بھی نہیں روک سکتی۔

حافظ محمد طاہر نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت طلباءِ اسلام پاکستان واحد طلباء کی تنظیم ہے جس نے علماء حق کی قیادت کو قبول کیا ہے کیونکہ علماء حق کی قیادت کے علاوہ اسلامی انقلاب لانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور مزید انہوں نے کہا کہ دنیا کی کوئی طاقت بھی اسلامی انقلاب کو نہیں روک سکتی اور انشاء اللہ پاکستان میں اسلامی انقلاب

ضرور آئے گا۔

شمولیت:

ضلع لاہور۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور جمعیت طلباءِ اسلام حلقہ رحمانپورہ کے جنرل سیکرٹری خالد محمود ٹیپو نے طلباء کے اجلاس سے خطاب کیا۔ اجلاس میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی لاہور کے طالب علم راہنما ندیم اختر، محمد ندیم، شفقت حسین، محمد طارق۔ رحمت فدائی، امتیاز صدیقی نے باقاعدہ جمعیۃ طلباءِ اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور علماء حق کی قیادت اور قائد طلباء محمد عارف کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

رحمت فدائی کو کالج کا کنوینر مقرر کر دیا گیا۔

گھوٹکی:

جمعیۃ طلباءِ اسلام کا ایک اجلاس

مقامی سرپرست اللہ ڈنہ کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس میں دینی مدارس اور سکولوں کے کافی طلبہ نے شرکت کی۔ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مولانا شمس الدین شہید اور سید محمد منیر شہید کے قاتلوں کو جلدی گرفتار کر کے پھانسی دی جائے۔

ضلع جیکب آباد:

جمعیۃ طلباءِ اسلام کا ایک اجلاس

جیکب آباد میں ہوا۔ اس میں انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر : علی اکبر مگسی

نائب صدر : عبدالواحد

ناظم عمومی : حافظ محمد افضل بلوچ

ناظم : رحمت اللہ

ناظم نشریات : حبیب الرحمٰن

خازن : سلطان احمد

شمولیت:

جلال پور پیروالہ ضلع ملتان کا ایک

اجلاس ہوا جس میں گورنمنٹ ہائی اسکول جلال پور کے ممتاز طالب علم راہنما مختار حسین لانگھ، اور عابد حسین مدنی۔ خواجہ شفیق الرحمٰن۔ محمد سلیم قریشی۔ محمد اختر قریشی فاروق احمد ہاشمی۔ محمد صادق شاکر۔ سید اختر علی شاہ جاوید شاہد شفیق احمد خواجہ۔ اجمل خان بھٹہ عبدالکریم۔ محمد یعقوب شاہد۔ ابراہیم قریشی نے باقاعدہ جمعیۃ طلباءِ اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور علماء حق کی قیادت اور قائد طلباء محمد عارف۔ جاوید ابراہیم پراچہ کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

توجہ فرمائیے

مرکزی دفتر میں لائبریری کا قیام

جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ ترجمان اسلام کے ذریعہ دوستوں کو یاددہانی کرائی گئی ہے کہ مرکزی دفتر جمعیۃ طلباءِ اسلام پاکستان میں لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اور تمام جماعتی دوستوں سے اپیل کی گئی تھی کہ آپ مرکزی لائبریری کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے کتب کی فراہمی میں مدد فرمائیں۔ اس سلسلے میں حوصلہ افزا نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ مرکزی صدر میاں محمد عارف نے ایک بیان کے ذریعے تمام طلباء کو ہدایت کی ہے کہ وہ مرکزی لائبریری کے لئے توجہ فرمائیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے دوست احباب سے اعزازی طور پر کتابیں لے کر مرکزی دفتر کے لئے روانہ کریں۔ انہوں نے اپنے بیان میں تمام صاحب کتب اور مصنفین اور علم دوست حضرات سے بھی اپیل کی ہے کہ مرکزی دفتر کے لئے کم از کم ایک کتاب بطور اعزاز بھیج کر طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

اظہار تعزیت

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ساتھیوں میں یہ خبر انتہائی دکھ اور افسوس سے سنی جائیگی کہ جمعیت طلباء اسلام عارف والہ کے کنوینر جناب عبداللہ مجاہد کے والد گرامی قدر ۲۱ فروری کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جمعیۃ طلباءِ اسلام کے مرکزی صدر محمد عارف۔ جاوید ابراہیم پراچہ محمد فاروق قریشی، خالد محمود ٹیپو اور ندیم اقبال عوان، ظہیر میر نے عبداللہ مجاہد کے نام ایک پیغام میں انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم اس سانحہ پر طلبا پرچناب مجاہد کے غم میں پوری طرح شریک ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(آمین)

ارمغانِ آزاد

مرتبہ: ابوسلمان شاہجہانپوری

ارمغان آزاد مولانا ابوالکلام آزاد کے ابتدائی متفرق مضامین اور اب تک انکے تمام دستیاب شدہ کلام کا مجموعہ ہے پہلی بار یہ کتاب ۱۹۶۲ میں شائع ہوئی تھی اب مولانا کی بیسویں برسی کے موقعہ پر ترمیم و تصحیح اور ایک مضمون کے اضافے کے ساتھ دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ الہلال سے پہلے کے تمام مضامین کو دو جلدوں میں شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ اس سلسلہ کی پہلی جلد ہے اسمیں مولانا کے ۱۲ مضامین جو اسوقت کے مختلف رسائل میں شائع ہوئے تھے شامل ہیں۔ یہ کتاب دو حصوں میں تقسیم ہے پہلے حصہ میں کلام ہے جسکے شروع میں مولانا آزاد کی شاعری کے عنوان سے انکی شعر گوئی کی تاریخ ہے حصہ دوم مضامین پر مشتمل ہے اسکے شروع میں مولانا آزاد کی نثر نگاری کے عنوان سے نثر نگاری کے الہلال ۱۹۱۲ سے قبل کے دور پر تفصیل سے بحث کی ہے پہلے حصہ میں مولانا کے تین سو اشعار ہیں۔ پہلی غزل ۱۸۹۹ کی اور آخری شعر ۱۹۴۳ کا یادگار ہے دوسرے حصہ میں پہلا مضمون ۱۹۰۲ کا اور آخری مضمون ۱۹۱۰ کا ہے زیر نظر پہلی جلد کی اشاعت اول میں متعدد اغلاط کے علاوہ چند اشعار غلطی سے دوسروں کے بھی شامل ہو گئے تھے اس ایڈیشن میں اغلاط کو درست اور اشعار وغیرہ کو حذف کر دیا گیا ہے، اسکا دیباچہ بھی از سر نو لکھا ہے تقریباً ۱۶ صفحوں میں مولانا کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے کلام کا عکس بھی شامل ہے! دوسری جلد میں مولانا آزاد کے وہ مضامین شامل ہونگے جو انکے قلم سے خدنگ نظر لکھنؤ، فان لصدق کلکتہ اور امندرہ لکھنؤ میں نکلے تھے۔!!

آزاد اکیڈمی پراچہ مینشن شارع محمد بن قاسم کراچی (۱)

اسلامی کتابوں کا عظیم مرکز

ہمارے کتب خانہ میں ہر قسم کے عکسی قرآن مجید مترجم و معرا سپارے پنجسورے، ذمتی، یسرنا القرآن، قاعدے، نمازیں نیز ہر قسم کی اسلامی کتابیں، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، سیرت، تاریخ تذکرہ، حکمت وغیرہ نیز معروف کتابیں بہشتی زیور، تبلیغی نصاب تعلیم الاسلام، جنت کا منظر، موت کا منظر وغیرہ تھوک و پرچون، مناسب نرخوں پر دستیاب ہیں۔

— منگوانے کا پتہ —

کتب خانہ شان اسلام

۱۰- راحت مارکیٹ ○ اردو بازار ○ لاہور

چٹ پر سرخ نشان

چندہ ختم ہونے کی علامت ہے

ہماری عکسی مطبوعات

- الصواعق المحرقہ (عربی مجیدی) قیمت /-۲۰ روپے
- منیۃ المصلی (عربی مجیدی) قیمت ۱۱/۲۵
- نور الایضاح (عربی) قیمت /-۱۲
- تیسیر الابواب قیمت ۴/۵۰
- میزان الصرف قیمت ۲/۲۵
- صرف بہائی قیمت ۱/۵۰
- عملیاتِ عزیزی قیمت: /-۶
- مرقات (منطق) قیمت ۲/۲۵
- تعلیم الاسلام مکمل مجلد قیمت ۷/۵۰
- نماز مترجم کلاں قیمت ۱/۵۰
- حمد اللہ نظامی زیر طبع
- یوسف زلیخا فارسی زیر طبع
- العرف الشذی زیر طبع

ان کے علاوہ پاکستان کے تمام اداروں کی مطبوعات تاجرانہ نرخ پر دستیاب ہیں۔ فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

صحت بخش و خوش ذائقہ کھانے

عمدہ چائے، بہترین سروس

غرناطہ ریسٹوران جہلم

بالمقابل جی ٹی ایس بس سٹینڈ

فون نمبر: ۳۶۷۱

مدارس عربیہ کے

طلباء اور اساتذہ کے لئے ایک نایاب اور

فارسی ادب کی مشہور کتاب

جو کہ عرصہ دراز سے نایاب تھی

"بہارستان"

شرح اردو

"گلستان"

شارح: مولانا شبیر احمد صاحب صدر مدرس شعبہ فارسی دارالعلوم دیوبند

چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے

سفید کاغذ، اعلیٰ کتابت، نفیس طباعت۔ ہدیہ ۱۸/ روپے

ناشر

مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ

ملتان شہر

ہماری مصنوعات

نے جس تیزی سے عوام میں مقبولیت حاصل کی ہے اس کے لیے ہم ان کرم فرماؤں کے مشکور ہیں جنہوں نے اس سلسلہ میں ہم سے تعاون کیا۔ ہم اپنے نئے اور جدید ڈیزائنوں میں

سائیکلوں کے سٹینڈ اور کیریئر پیش کر رہے ہیں

مناسب دام، پائیداری اور معیار میں منفرد مقام، بنانے والے

الفرید سٹیل پروڈکشن پاک پتن روڈ عارفوالہ

ہمارے یہاں ہر قسم کے

خالص

سونے چاندی کے جدید خوبصورت

زیورات

بنوانے کے لیے تشریف لائیں

مال آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے

پروپرائیٹر **محمد نواز خان صراف** (اعوان)

روبی جیولرز کشمیر روڈ مانسہرہ ہزارہ۔

الطاف حسین سرکولیشن منیجر

بہاولنگر، منچن آباد، فقیروالی

چشتیاں، ہارون آباد

کے دورہ پر ہیں

ہر قسم کے معیاری

پارچہ جات

کے لیے تشریف لائیں

حافظ محمد یوسف

حافظ کلاتھ ہاؤس مین بازار جہانیاں ضلع ملتان

خوشخبری

کمر توڑ مہنگائی میں ہم آپ کو سستے اور صحت بخش کھانے پیش کرتے ہیں۔

خوش ذائقہ لذیذ کھانے عمدہ چائے

ہماری خاص پیشکش

مرغ چھولے

مرغ پلاؤ

"راحت کدہ"

جنرل بس سٹینڈ اڈا کارہ

پروپرائٹر: محمود اکرم

درخواستی منزل اڈا کارہ۔ فون: ۲۲۵۵

ہماری اہم مطبوعات

نصیحت الشیعہ
از مولانا احتشام الدین مراد آبادی
ہر سہ جلد یکجا مجلد قیمت ۲۴ روپے

علم الکلام
از حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی
مجلد۔ قیمت ۱۲ روپے

احسن البیان
از حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی
قیمت ۴ روپے

ملتان کے تمام ناشرین کی مطبوعات ان ہی کے نرخوں پر دستیاب ہیں۔
علاوہ ازیں پاکستان کے تمام اداروں کی مطبوعات تاجرانہ نرخ پر حاصل کریں

مکتبہ رشیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر، فون نمبر ۷۳۹۳۸